رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

خطبہ نمبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ایک آنہ

قیمت سالانہ اندرون ہند ۱۵

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۳ | مورخہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۵ جون ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۹۹

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

امام الزمان کی اطاعت سے انحراف کسی صورت میں جائز نہیں

"امام الزمان حامیٔ بیضۂ اسلام کہلاتا ہے۔ اور اس باغ کا خدا تعالیٰ کی طرف سے باغبان ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور اس پر فرض ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک اعتراض کو دور کرے۔ اور ہر ایک معترض کا مونہہ بند کرے۔ اور صرف یہ نہیں۔ بلکہ یہ بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ نہ صرف اعتراض دور کرے۔ بلکہ اسلام کی خوبی۔ اور خوبصورتی بھی دنیا پر ظاہر کر دے۔ پس ایسا شخص نہایت قابل تعظیم اور کبریت احمر کا حکم رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے وجود سے اسلام کی زندگی ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہ اسلام کا فخر اور تمام بندوں پر خدا تعالیٰ کی حجت ہوتا ہے۔ اور کسی کے لئے جائز نہیں ہوتا۔ کہ اس سے جدائی اختیار کرے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ارادہ اور اذن سے اسلام کی عزت کا مربی۔ اور تمام مسلمانوں کا ہمدرد۔ اور کمالات دینیہ پر دائرہ کی طرح محیط ہوتا ہے ہر ایک اسلام اور کفر کی کشتی گاہ میں وہی کام آتا ہے۔ اور اسی کے انفاس طیبہ کفر کش ہوتے ہیں۔ وہ بطور کل کے اور باقی سب اس کے جزو ہوتے ہیں ؎

او چو کل و تو چو جزئی نے کلی ❊ تو ہلاک استی گر از وے بگسلی

(ضرورۃ الامام)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے کے درد کی سخت تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں ❊

مرکزی دفاتر سے تعلق رکھنے والے امور کی تحقیقات کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر فرمودہ "تحقیقاتی کمیشن" نے آج بعد دوپہر اپنا اجلاس ختم کیا۔ آئندہ اجلاس منعقد کرنے کے لئے ۲، ۳، ۴ اگست کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں ❊

ملک معظم کے یوم پیدائش کی تقریب کے سلسلہ میں آج مرکزی دفاتر اور سکول بند رہے ❊

مقامی نیشنل لیگ کور کی ورزشی کھیلوں کا سلسلہ آج سے شروع ہو گیا ہے ❊

تحقیقاتی کمیشن کا ضروری اعلان

مندرجہ ذیل احباب کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ان کے خطوط تحقیقاتی کمیشن کے پاس پہونچ چکے ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً ہر دوست کو اطلاع دینا محال تھا۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ان کے خطوط کی رسید دی جاتی ہے۔ یہ سب خطوط کمیشن کے زیر غور ہیں ؂ (خاکسار۔ غلام محمد اختر۔ سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن)

۱۔ جناب بشیر خانصاحب سیالکوٹ
۲۔ " خلیل الرحمن صاحب قادیان
۳۔ " فضل احمد و محمد حسین قادیان
۴۔ " شیخ محمد صدیق صاحب کراچی
۵۔ " عبدالغنی صاحب پشاور شہر
۶۔ " مرزا برکت علی صاحب آبادان
۷۔ " چودھری عبدالستار صاحب لاہور
۸۔ " محمد حسین صاحب قادیان
۹۔ " ملک نور خانصاحب "
۱۰۔ " ماسٹر عبدالرحمن صاحب "
۱۱۔ " صوبیدار ظفر حسن صاحب لنڈی کوتل
۱۲۔ " فضل الرحمن صاحب قاضی قادیان
۱۳۔ " ڈاکٹر محمد احمد صاحب "
۱۴۔ " سلطان محمود احمد صاحب دہلی
۱۵۔ " نبی بخش صاحب اجمیر
۱۶۔ " چوہدری علی اکبر صاحب ایم اے جہلم
۱۷۔ " غلام حسین صاحب ڈرگ روڈ سندھ
۱۸۔ " غلام محمد صاحب جموں
۱۹۔ " عبدالحلیم صاحب انبالہ شہر
۲۰۔ " شیخ نواب دین صاحب جانگریال ضلع سیالکوٹ
۲۱۔ " محمد اسمعیل صاحب پلیڈر سانہ ۔ پٹیالہ (ریاست)
۲۲۔ " مولوی سراج دین صاحب چک ۱۲ شیخوپورہ
۲۳۔ " ابراہیم صاحب سوداگر ۔ کانپور
۲۴۔ " عباد اللہ خانصاحب وکیل دھوری ۔ پٹیالہ
۲۵۔ " غلام حسین صاحب ۔ نئی دہلی
۲۶۔ جناب صاحبزادہ عبدالمجید صاحب قادیان
۲۷۔ " محمد نذیر خانصاحب لاہور
۲۸۔ " امیرالدین صاحب گجرات
۲۹۔ " مرزا حاکم بیگ صاحب گڑھی شاہ دور "
۳۰۔ " محمد الدین صاحب مبلغ سرگودھا
۳۱۔ " غلام احمد صاحب مجاہد ۔ قادیان
۳۲۔ " جناب عبدالسلام صاحب بی۔ اے نوکانیا گنج (بہار)
۳۳۔ " منشی مہرالدین صاحب مدرس شمس آباد ۔ ضلع لاہور
۳۴۔ " مستری محمد انور صاحب سیالکوٹی لاہور
۳۵۔ " سلطان بخش صاحب جہلم
۳۶۔ " مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ چھاؤنی
۳۷۔ " عبدالعظیم صاحب سیالکوٹ
۳۸۔ " ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی سیالکوٹ چھاؤنی
۳۹۔ " احمد اللہ خانصاحب ۔ ایبٹ آباد
۴۰۔ " ایم سلیم اللہ خاں ۔ کوہاٹ
۴۱۔ " جماعت احمدیہ سنور ۔
۴۲۔ " محمد سعید صاحب ۔ بھاگل پور
۴۳۔ " عبدالسلام صاحب کوسمبی ۔ کٹک
۴۴۔ " محمد رحیم الدین صاحب نائی والا سنگرو
۴۵۔ " یار محمد صاحب ۔ باگڑ ضلع ملتان
۴۶۔ " عبداللہ صاحب ۔ قلعہ صوبہ سنگھ
۴۷۔ " غلام حسن صاحب قادیان
۴۸۔ " محاسب صاحب مردان
۴۹۔ " چودھری محمد لطیف صاحب جودھپور
۵۰۔ " مولوی فضل محمد صاحب چنگہ بنگیال

ایک اور احمدی مبلغ کی چین کو روانگی

کل ۱۹ جون مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل کلکتہ سے ۸ بجے شب جہاز پر سوار ہو کر چین کو روانہ ہو گئے۔ جناب حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ خاکسار اور چند اور احمدی ان کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ اور بعد دعا وہ روانہ ہو گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ کریم ان کو خیریت سے لے جائے۔ اور کامیاب و کامران واپس لائے۔ جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے نہایت تندہی کے ساتھ مولوی صاحب موصوف کیلئے پاسپورٹ بنوانے اور دیگر ضروری سامان مہیا کرنے میں حصہ لیا ؂

(خاکسار ظہور حسین مبلغ از کلکتہ)

لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ کا نیک نمونہ اور کامیاب جلسہ

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی مدت سے یہ خواہش اور کوشش رہی ہے۔ کہ احمدی خواتین بھی میدان تبلیغ میں نکلیں۔ اور طبقہ نسواں کو جو حقائق اسلام سے ابھی تک ناواقف ہے۔ واقف کریں۔ عرصہ چار سال سے استانی میمونہ بیگم صاحبہ نظارت ہذا کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں۔ اور سیرت نبویہ کے جلسہ کے موقع پر جماعت احمدیہ امرتسر وغیرہ کی دعوت پر انہیں بھیجا جاتا رہا ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی تحریکات جدید کے اثر سے خواتین میں الحمد للہ ایک نئی روح پیدا ہو گئی ہے۔ اور پہلے سے زیادہ انہوں نے تبلیغ میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ قادیان، سیالکوٹ اور حیدر آباد کی لجنہ ہائے اماء اللہ تو اپنے نمایاں کام کی وجہ سے خاص شہرت رکھتی ہیں۔ اب لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ اور گنج نے اپنی جد وجہد کو نئے سرے سے شروع کیا ہے۔ اور مقدم الذکر لجنہ نے تاریخ تبلیغ احمدیت میں اچھا نمونہ یہ قائم کیا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ قائم کر کے سیدہ فضیلت خانم صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ جناب ملک کرم الٰہی صاحب کو اس میں شریک ہونے کیلئے مدعو کیا۔ ان ہر دو خواتین نے نظارت دعوۃ وتبلیغ کی تحریک پر اس جلسہ میں بخوشی شمولیت اختیار کی۔ اور جیسا کہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کی مندرجہ ذیل رپورٹ سے واضح ہے اپنی تقریروں سے خواتین کو مستفید کیا۔ میں سیکرٹری صاحبہ اور ممبرات اور ان ہر دو خواتین کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے گھر کے کاروبار چھوڑ کر اس شدت کی گرمی میں دور کا سفر اختیار کیا۔ اور اپنی بہنوں کی حوصلہ افزائی اور دوسروں کے لئے نیک نمونہ قائم کرنے کا باعث ہوئیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء ؂ (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ کی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

۱۲ جون محترمہ جناب سیدہ فضیلت صاحبہ رات کی گاڑی سے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے سیالکوٹ سے تشریف لائیں۔ دوسرے روز صبح محترمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب بھی آ گئیں۔ پہلا اجلاس زیر صدارت محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالعزیز صاحب پانچ بجے شام شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد سکینہ بیگم صاحبہ بنت حکیم محمد عبدالجلیل صاحب نے "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شادیاں" کے موضوع پر مضمون پڑھا۔ ازاں بعد محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ نے سیرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر نہایت دلچسپ تقریر کی۔ احمدی خواتین کے علاوہ غیر احمدی مستورات بھی شریک جلسہ تھیں۔

دوسرے روز آٹھ بجے صبح اجلاس شروع ہوا۔ جس کی صدارت ازراہ نوازش محترمہ بیگم صاحبہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع شیخوپورہ نے فرمائی۔ عنایت بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد امین صاحب پلیڈر نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور نظم پڑھی۔ محترمہ فضل خیر صاحبہ اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب نے "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات عورتوں پر" کے موضوع پر مضمون پڑھا۔ اسکے بعد فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب نے مسئلہ اجرائے نبوت پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ نے عام مسائل پر دلچسپ تقریر کی ؂

تیسرا اجلاس پانچ بجے زیر صدارت سیدہ فضیلت صاحبہ شروع ہوا۔ جس میں زبیدہ اختر صاحبہ بنت حکیم محمد عبدالجلیل صاحب نے "مہدی آخر الزمان کی آمد کے نشانات" پر مضمون پڑھا۔ محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر تقریر کی۔ اس کے بعد فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختلف پیرایوں سے ثابت کیا۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ ان ہر دو خواتین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہیں۔ کہ انہوں نے ازراہ نوازش جلسہ میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی کی۔ نیز ان غیر احمدی خواتین کی بھی ممنون ہیں۔ جنہوں نے جلسہ میں شمولیت فرما کر ہماری عزت افزائی کی ؂

765

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

خطبہ جمعہ

احرار کی فتنہ پردازیوں کے متعلق جماعت احمدیہ کو نصائح

جو میری سُنیگا وُہ جیتیگا - اور جو میری نہیں سُنیگا وُہ ہاریگا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۹ - جون ۱۹۳۶ء

سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
مَیں نے گزشتہ کئی جمعوں سے

ایک خاص مضمون

کے متعلق خطبات شروع کر رکھے تھے - لیکن انسان کچھ ارادہ کرتا ہے - اور خدا تعالےٰ کچھ ظاہر فرماتا ہے - مَیں آج مجبُور ہو گیا ہوں - کہ اُس سلسلہ کو فی الحال ملتوی کر کے

ایک اور مضمون

کے متعلق بعض باتیں کہوں ؛

میرے قادیان سے جانے سے پہلے شائد ایک دن پہلے - یا اسی دن صبح کو دو موتیں بچوں کی یہاں ہو گئی تھیں - اور اُن کے دفن کرنے کے سلسلہ میں بعض احرار کی طرف سے روکیں ڈالنے کی مجھے رپورٹ ملی تھی - مگر بغیر اس کے کہ اُس کے متعلق کوئی ایسا جھگڑا پیدا ہوتا - جو افسوسناک ہوتا - وُہ معاملہ ختم ہو گیا تھا - میں وہاں پہونچا - تو دوسرے یا تیسرے دن مجھے ایک تار ملا - کہ پھر ایک میّت کے دفن کرنے کے موقعہ پر شورش ہوئی ہے - اور اس پہلے تار کے پہونچنے کے دُوسرے دن پھر مجھے تار ملا - کہ ایک اور بچہ فوت ہو گیا ہے - اور اس کے دفن کرنے پر معمولی شورش پر بغیر کسی واردات کے معاملہ ختم ہو گیا ہے - غالباً اس وجہ سے کہ میرا قیام کوئی یقینی قیام نہ تھا - کوئی تحریری رپورٹ امُور عامہ کی طرف سے ان واقعات کے متعلق مجھ کو نہیں ملی - سوائے دو غیر دفتری خطوط کے - جن میں معاملہ وضاحت سے بیان نہ تھا - یہاں پہونچکر مجھے معلوم ہوا ہے - کہ کسی قدر صورت فساد کی بھی پیدا ہو گئی تھی - اور یہ کہ ایک شخص نے دعوےٰ کیا ہے - کہ اس کو بعض احمدیوں نے مارا ہے - چونکہ یہ معاملہ زیر تفتیش ہے - اور عدالت میں چلا گیا ہے - یا جانے والا ہے میں اس کے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہنا چاہتا لیکن اصُولی طور پر

جماعت کو نصیحت

کرنا میرا فرض ہے - اور مجھے حق ہے - کہ میں اسے سمجھاؤں ؛

ہم لوگ مسلمان ہیں - اور پانچ وقت اپنی نمازوں میں یہ دُعا کرتے ہیں - کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کہ اے اللہ تُو ہمیں سیدھا راستہ دکھا - اُن لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعام کیا جب ہم اللہ تعالےٰ سے یہ درخواست کرتے ہیں - کہ

خدایا ہمیں سیدھا راستہ دکھا

تو کیا ہمارا فرض نہیں ہوتا - کہ اس سیدھے راستہ کو دکھانے کے لئے اس کی طرف سے جو آواز آئے - اُس پر ہم کان بھی دھریں ؛ مجھے

بعض موذنوں سے شکایت

ہوتی ہے - کہ جب نماز کا وقت آتا ہے - اور وُہ مجھے اطلاع دینے آتے ہیں - تو زور زور سے کہنا شروع کر دیتے ہیں - السلام علیکم نماز کا وقت ہو گیا - جی نماز کا وقت ہو گیا - جی نماز کا وقت ہو گیا - ایک بج گیا - اب ڈیڑھ بج گیا - میں اطلاع دینے آیا ہُوں - اور ان کلمات کا وُہ اس قدر تکرار کرتے - اور ان پر اتنا زور دیتے ہیں کہ میری بات سُنتے ہی نہیں - آخر وُہ چُپ کریں - تو

میری آواز سُنیں

جب وُہ چپ ہی نہیں کرتے - تو میری آواز کس طرح سُن سکتے ہیں - نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ بسا اوقات مَیں اپنی جگہ پر بیٹھا ہُوا آواز دیتا ہوں - اور وُہ نہیں سُنتے - پھر میں اٹھکر جواب دیتا ہُوں - تو پھر بھی نہیں سنتے - پھر قریب کے کمرہ میں آکر جواب دیتا ہُوں - تو بھی نہیں سُنتے - پھر برآمدہ میں آکر جواب دیتا ہُوں - پھر بھی میری آواز نہیں سنتے - اور مسجد میں آکر کہدیتے ہیں - میں اطلاع دینے گیا تھا - مگر کوئی جواب نہیں ملا - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ انہیں پتہ نہیں لگا - یہ حالت اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے - کہ وُہ خود شور مچا رہے ہوتے ہیں - اور میری آواز سُننے کی کوشش نہیں کرتے میں ہمیشہ انہیں نصیحت کیا کرتا ہُوں - کہ جب وُہ مجھے آواز دیں - تو پھر میرے جواب کو بھی متوجہ ہو کر سُنا کریں ؛

اب کیا یہ

عجیب بات

نہیں۔ کہ ہم پانچ وقت خدا تعالےٰ کے دروازہ پر دستک دیں۔ اور کہیں اھدنا الصراط المستقیم۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ خدایا ہمیں سیدھا راستہ دکھا خدایا ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ خدایا ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ اور خدا تعالےٰ بتا رہا ہو۔ کہ فلاں سیدھا راستہ ہے اس پر چل کر میرے پاس آجاؤ۔ مگر ہم اس کی آواز کو سنتے ہی نہیں۔ اور پھر چپ کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کو ہم نے پکارا۔ اور کہا۔ کہ وہ ہمیں سیدھا راستہ دکھائے۔ مگر اس نے ہمیں سیدھا راستہ نہیں دکھایا۔ حالانکہ وہ تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا رہا تھا۔ مگر ہم نے اس کی آواز کو سننے کا موقع ہی پیدا نہیں کیا۔ پس میں دیکھتا ہوں کہ اکثر لوگوں کا طریقِ عمل ہمیشہ ان مؤذنوں کا سا ہو جاتا ہے۔ جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔

میں نے متواتر بتایا ہے۔ کہ

ہر چیز اپنے ماحول کے ساتھ

ہی ترقی کر سکتی ہے۔ بغیر اس کے نہیں۔ تم اچھے سے اچھا گیہوں کا بیج اگر جیٹھ یا ہاڑ میں بو دو۔ تو اس سے کھیتی پیدا نہیں ہوگی۔ تم عمدہ سے عمدہ کپاس کا بیج اگر اگست اور ستمبر میں بو دو۔ تو اس بیج سے کپاس کی فصل نہیں ہوگی۔ یا بہتر سے بہتر گنا اگر تم اپریل یا مئی میں بو دو۔ تو اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہر چیز کے لئے خدا تعالےٰ نے کچھ قانون مقرر فرمائے ہیں۔ اور ان کے ماتحت ہی نتیجہ نکلا کرتا ہے۔ میں نے ہمیشہ بتایا ہے۔ اور اب دو سال سے تو متواتر بتاتا چلا آرہا ہوں کہ

خلافت کی غرض و غائت

کچھ نہ کچھ ضرور ہونی چاہئے۔ اور جب کوئی شخص خلیفہ کی بیعت کرتا ہے۔ تو اس کی بیعت کے بھی کوئی معنے ہونے چاہئیں۔ اگر تم بیعت کے بعد اور میرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینے کے بعد میری سنتے ہی نہیں۔ اور اپنی ہی کہے چلے جاتے ہو۔ تو ایسی بیعت کا فائدہ ہی کیا؟ اس صورت میں تو ایسی بیعت کو تہ کر کے الگ پھینک دینا زیادہ فائدہ مند ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ انسان دُنیا میں بھی ذلیل ہو۔ اور خدا تعالےٰ کی نظر میں بھی لعنتی بنے۔ میں نے متواتر آپ لوگوں کو بتایا ہے۔ کہ ہر کام جو آپ لوگ کریں۔ عقل کے ماتحت کریں۔ اور ان ہدایات کے ماتحت کریں۔ جو میں آپ لوگوں کو دیتا آرہا ہوں۔ آپ لوگ اس بات کو سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ اسی طرح دنیا اس بات کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر امرِ واقعہ یہ ہے۔

کہ اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالےٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے جیسا کہ ہمیشہ وہ اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے۔ پس جو میری سُنے گا۔ وہ جیتے گا۔ اور جو میری نہیں سُنیگا وہ ہاریگا۔ جو میرے پیچھے چلیگا۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائینگے۔ اور جو میرے راستہ سے الگ ہو جائے گا۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کر دیئے جائینگے۔

ایسا انسان جس کی آنکھوں کے سامنے نمونہ نہ ہو۔ وُہ معذور ہوتا ہے۔ مگر جس شخص کے سامنے نمونہ ہو۔ اس کا باوجود نمونہ سامنے ہونے کے صداقت پر مضبوطی سے قائم نہ رہنا بہت بڑا جرم ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے

خلافت کی باگ

میرے ہاتھ میں اس وقت دی۔ جب ہمارے خزانے میں صرف چند آنے کے پیسے تھے۔ غالباً اٹھارہ آنے تھے۔ جو اس وقت خزانہ میں موجود تھے۔ پھر پندرہ بیس ہزار روپیہ قرض تھا۔ اور جماعت کا اٹھانوے فیصدی حصہ دشمنوں کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ تب اللہ تعالےٰ نے میرے ذریعہ اور میرے ہی ہاتھوں سے تمام جماعت کو اکٹھا کیا۔ اس کی مالی پریشانیوں کو دُور کیا۔ اور جماعت آگے سے بھی زیادہ مضبوطی کے ساتھ چلنے لگی پھر

مسائل کی بحث

شروع ہوئی۔ اگر اہلِ پیغام اس جنگ میں جیتتے۔ تو کیا نتیجہ نکلتا۔ احمدیت بالکل مٹ جاتی اور روحانی دُنیا پر ایک موت آجاتی مگر کیا اس جنگ کے ہر حصہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے فتح نہیں دی۔ کیا لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم کا نظارہ اس نے نہیں دکھایا۔ پھر

تبلیغ دین اور اشاعت احمدیت کی جنگ

میں اس نے میری پالیسی کو کامیاب نہیں کیا۔ سلسلہ کے نظام کے بارہ میں میری سکیم کو غیر معمولی برکت نہیں بخشی۔ حتےٰ کہ دشمن بھی اس پر رشک کرتے ہیں۔ اور اس کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر تم سیاسی امور میں ہماری شرکت کے سوال کو لو۔ کیا اس میدان میں اس نے میری باتوں کو درست ثابت نہیں کیا۔ جب جنگِ عظیم کے بعد ادھر خلافت کی شورش پیدا ہوئی۔ ادھر کانگریس کی شورش نے ملک میں ایک آگ لگا دی۔ تو یہ

ایک بہت بڑا ابتلاء

تھا۔ اور ہندوستان کے عقلمند سے عقلمند انسان بھی اس شورش میں بہہ گئے تھے اس وقت بھی اللہ تعالےٰ نے جو راستہ مجھے بتایا۔ وہی ٹھیک اور درست نکلا۔ اور آخر لوگ پچھتا کر اسی جگہ پر آگئے جس جگہ میں لانا چاہتا تھا۔ پھر ملکانوں میں تبلیغ کا زمانہ آیا۔ خلافت کے فساد کے بعد نئے رنگ میں خلافت کے مٹنے کا جوش پیدا ہوا۔ عرب میں اختلافات کا سلسلہ شروع ہوا۔ ان میں سے ہر معاملہ میں خدا تعالےٰ نے میری رائے کو صحیح ثابت کیا۔ اور دوسروں کی رائے غلط ثابت ہوئی۔ ایک وُہ وقت تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پیغامیوں کے اس کہنے پر کہ ایک بچہ کے ذریعہ جماعت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ مسجد میں بیٹھے ہوئے احمدی گریہ و بکا کر رہے تھے۔ اور رو رہے تھے۔ کہ واقعہ میں جماعت کو ایک بچہ کے ذریعہ تباہ کیا جا رہا ہے۔ مگر آج وہی بچہ ہے۔ جس کے سامنے وہی لوگ اس کی بیعت میں داخل ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ

نشان اور معجزہ

نہیں۔ پس اگر خلافت کے کوئی معنے ہیں۔ تو آپ لوگوں کو وہی طریق اختیار کرنا چاہئے جو میں بتاتا ہوں۔ ورنہ بیعت چھوڑ دینا بیعت میں رہ کر اطاعت نہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ وہ طریق جو میں نے متواتر بتایا ہے یہ ہے۔ کہ ہمارے سامنے

نہایت ہی اہم معاملات

ہیں۔ آج تک ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت پر ایک عدالت نے جو حملہ کیا تھا۔ وہ بغیر بدلہ لئے قائم ہے میں ہر اس احمدی سے جو سمجھتا ہے۔ کہ وہ غیرت مند ہے کہتا ہوں۔ اگر اس کی غیرت کسی اور جگہ ظاہر ہوتی ہے۔ تو وہ سخت بے غیرت ہے۔ اگر وہ واقعہ میں غیرت مند ہے۔ تو کیوں اس کی غیرت اس جگہ ظاہر نہیں ہوتی۔ جہاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت پر حملہ

کیا جاتا ہے۔ ابھی تک نہ اس فیصلہ کی تردید ہندوستان میں پھیلائی گئی ہے۔ نہ ہائیکورٹ کا فیصلہ ہی کثرت سے لوگوں میں پھیلایا گیا ہے۔ اور نہ اس کے ازالہ کے لئے گورنمنٹ کو مجبور کیا گیا ہے۔ آجکل تو میں نے طریق ہی یہ اختیار کیا ہوا ہے کہ جب کوئی احمدی مجھے اس قسم کا خط لکھتا ہے۔ کہ فلاں احمدی نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا تھا جس پر مجھے بڑا جوش آیا۔ مگر میں نے پہلے آپ کو خبر دینا مناسب سمجھا

تو مَیں اُسے لکھا کرتا ہوں۔ مَیں یہ ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ کہ تم باغیرت ہو۔ تم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کی حفاظت کے لئے غیرت نہیں دکھائی۔ تو میں یہ کس طرح مان سکتا ہوں۔ کہ تم میں اس وقت غیرت پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تمہاری ذات پر کوئی حملہ کرے۔

پس جب تک ہم اس فیصلہ کا ازالہ نہ کرائیں۔ جب تک ہم گورنمنٹ کو مجبور نہ کریں۔ کہ وہ انہی ہاتھوں سے جن ہاتھوں سے اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔ اس ہتک کا ازالہ کرے اور اپنی غلطی کا اقرار کرے اس وقت تک کسی احمدی کا اور معاملات میں اپنے آپ کو باغیرت کہنا بالکل جھوٹ ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم تمام آئینی طریق اختیار کر کے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت کو قائم کریں۔ پھر اپنی عزتوں کے قیام کا سوال بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

میں نے متواتر بتایا ہے۔ کہ

آئینی جدوجہد کے ذریعہ

کام کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ عقل سے کام لیا جائے۔ اور بشرطیکہ انسان اپنے نفس پر قابو رکھنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ میری یہ ہدایت جماعت والوں کو ہمیشہ سے معلوم ہے کہ ایسے مواقع جن میں فساد کا خطرہ ہو۔ اُن میں کبھی لاٹھیاں وغیرہ لے کر نہیں جانا چاہیئے احرار کے جلسہ کے موقعہ پر بھی۔ اور بعد کے دوسرے مواقع پر بھی میں نے متواتر نصیحت کی ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر پیرا دہ حکم کہ ہر احمدی کو ہر وقت اپنے پاس لاٹھی رکھنی چاہیئے۔ منسوخ سمجھنا چاہیئے۔ اور اپنی برأت ثابت کرنے کے لئے ایسی حالت رکھنی چاہیئے۔ کہ دشمن اگر ملزم ہے تو بے شک مارے۔ مگر تم پر الزام نہ آئے میں نے متواتر سمجھایا ہے۔ کہ یہ سوال نہیں۔ کہ تم حق پر ہو۔ اور تم جرم سے بری ہو۔ بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ

تمہاری برأت اظہر من الشمس ہونی چاہیئے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اتقوا مواقع الفتن۔ تم سے میں یہی نہیں کہتا۔ کہ تم فتنہ میں مت پڑو۔ بلکہ میں تمہیں یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ تم فتنوں کی جگہوں میں بھی مت جاؤ۔ فتنوں کی جگہوں میں نہ جانے کا مطلب یہی ہے۔ کہ دوسرے کو تم پر الزام لگانے کا کوئی موقعہ میسر نہیں آنا چاہیئے۔ تمہارے لئے اپنی بہادری جتانے کے بہت سے موقعے ہیں۔ بلکہ بیسیوں مواقع ہیں۔ جن میں تم اپنی بہادری جتا سکتے ہو۔ جب دُنیا میں خدا تعالےٰ کی عزت قائم کرنے کا سوال ہو۔ یا اس کے رسول کی عزت قائم کرنے کا سوال ہو۔ تو اصل موقعہ بہادری دکھانے کا وہ ہوتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُحد کی جنگ میں

جب زخمی ہوئے۔ تو کفار میں یہ خبر مشہور ہو گئی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ مارے گئے ہیں۔ اس سے قدرتی طور پر اُن میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ان کا لشکر ایک جگہ اکٹھا ہو کر اس بات پر فخر کر رہا تھا۔ کہ ہم نے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نعوذ باللہ مار دیا ہے۔ اس موقعہ پر ابوسفیان نے کفار کے لشکر کی طرف سے آواز دی اور کہا۔ کہاں ہے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت تک ہوش میں آ چکے تھے۔ آپ نے جب سُنا کہ ابوسفیان کہہ رہا ہے کہاں ہے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور صحابہ رضؓ نے جواب دینا چاہا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا اور کہا مت جواب دو۔ خاموش رہو۔ صحابہؓ کی طرف سے جواب نہ ملنے کی وجہ سے انہوں نے سمجھا کہ شاید یہ بات درست ہے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نعوذ باللہ مارے گئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے خوشی سے نعرہ بلند کیا۔ اور کہا۔ ہم نے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مار دیا۔ اس کے بعد انہیں قدرتی طور پر خیال پیدا ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اگر کوئی شخص مسلمانوں کو سنبھال سکتا ہے تو وہ ابوبکرؓ ہے۔ اس پر ابوسفیان نے آواز دی کہاں ہے ابوبکرؓ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جواب دینے لگے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا۔ اور کہا مت جواب دو۔ اس پر پھر کفار نے خوشی سے ایک نعرہ مارا۔ اور کہا۔ کہ ہم نے ابوبکرؓ کو بھی مار دیا۔ پھر ابوسفیان نے پوچھا کہاں ہیں عمرؓ۔ حضرت عمرؓ

نہایت تیز مزاج

تھے۔ وہ یہ کہنے کو ہی تھے۔ کہ عمر تمہارا سر توڑنے کے لئے موجود ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں منع کر دیا۔ اور فرمایا۔ خاموش رہو۔ کیونکہ اس وقت اسلامی لشکر تتر بتر ہو چکا تھا۔ اور صحابہ سخت زخمی تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ کہ ایسی حالت میں دشمن کو چھیڑا جائے۔ اسی لئے آپ صحابہؓ کو جواب دینے سے منع فرماتے رہے۔ کہ

دُشمن کو انگیخت

کرنے کا کیا فائدہ؟ جب انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مارے گئے ہیں۔ اور حضرت ابوبکرؓ۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما بھی مارے گئے ہیں۔ تو ابوسفیان زور سے چلایا۔ اور اُس نے بلند آواز سے نعرہ مار کر کہا۔ اعل ھبل اعل ھبل۔ ھبل مشرکین مکہ کا

بہت بڑا دیوتا

سمجھا جاتا تھا۔ اس کا نام لے کر ابوسفیان نے پکارا۔ کہ اس کی شان بلند ہو۔ کیونکہ ھبل آخر توحید پرستوں کے مقابلہ میں جیت گیا۔ یہ لوگ مارے گئے۔ اور ھبل کو فتح ہوئی۔ جب ابوسفیان نے یہ نعرہ لگایا۔ تب وہی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تینوں موقعوں پر صحابہؓ کو خاموش کرتے چلے آئے تھے۔ اور صحابہؓ بھی اس لئے خاموش تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب دینا پسند نہیں فرماتے تھے۔ جب ابوسفیان نے کہا۔ اعل ھبل۔ اعل ھبل۔ تو آپؐ کی ساری احتیاط اور سارا حزم جاتا رہا۔ اور آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ کیوں جواب نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ ہم تو اس لئے خاموش ہیں۔ کہ آپؐ نے ہمیں جواب دینے سے منع فرمایا ہے آپؐ نے فرمایا۔ نہیں۔ اب جواب دو۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہؐ کیا جواب دیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہو۔

اللہ عزّ وجلّ اللہ عزّ وجلّ

تمہارا ھبل جھوٹا ہے۔ اللہ ہی ہے۔ جو عزت اور جلال والا ہے۔ تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق عمل نے ہم کو بتا دیا ہے۔ کہ ہماری غیرتیں کیا۔ اور ہمارے جوش کیا۔ اور ہماری ہمتیں کیا۔ سب خدا اور اس کے رسول کے لئے ہونی چاہئیں۔ پس

ہزاروں قربانیوں کے موقعے

تمہارے لئے موجود ہیں۔ سات ہزار کی قادیان کی احمدی آبادی ہے۔ اس میں سے کم سے کم ڈیڑھ ہزار مرد ہوں گے۔ میں نے

تبلیغ عام کا اعلان

کیا ہُوا ہے۔ مگر ان میں سے کتنے ہیں جو سال میں سے ایک مہینہ قربان کر کے خدا اور اس کے رسول کا نام دُنیا کو پہونچانے کے لئے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے ہیں اگر ہم واقعہ میں غیرت مند ہیں۔ تو کیوں ہماری غیرتیں خدا تعالےٰ کے نام کے لئے جوش میں نہیں آتیں۔

آخر خدا کے سپاہی اور گاؤں کے گنوار لٹھ باز میں کوئی فرق بھی تو ہونا چاہیئے۔ وہ فرق یہی ہے۔ کہ گنوار لٹھ باز کی غیرت اس وقت بھڑکتی ہے۔ جب اس کے گھر پر کوئی شخص حملہ آور ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے سپاہی کی غیرت اس وقت بھڑکتی ہے۔ جب خدا تعالےٰ کے گھر پر کوئی شخص حملہ آور ہو۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر پر حملہ کیا گیا۔ آپ نے اپنا گھر چھوڑ دیا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وطن پر حملہ کیا گیا۔ آپ نے اپنا وطن چھوڑ دیا۔ لیکن جب

خدا تعالےٰ کی ذات پر حملہ

ہوا۔ تو اس وقت محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاموش نہ رہے۔ بلکہ آپ نے کفار کو جواب دیا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جائدادیں۔ اور آپ کے اموال اور آپ کے املاک اور آپ کی زمینیں چھین چھین کر دشمنوں نے جو حالت کر دی تھی۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جب آپ حج کے لئے فتح مکہ کے بعد مکہ تشریف لائے۔ تو کسی نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ کہاں ٹھہرینگے۔ کیا ہی وہ

دردناک جواب

ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے لئے تو عقیل نے کوئی گھر چھوڑا ہی نہیں۔ ہم کہاں ٹھہرینگے۔ وُہ شخص جس کے باپ دادے مکہ پر حکومت کرتے چلے آئے تھے۔ سات سال کے بعد مکہ میں ایک اجنبی کی حیثیت میں آتا ہے۔ اور جب اس سے ایک شخص پوچھتا ہے۔ کہ آپ کہاں ٹھہرینگے تو وہ مسیح علیہ السلام کی طرح کہتا ہے۔ درندوں کے لئے ماندیں ہیں۔ اور چڑیوں کے لئے گھونسلے۔ مگر ابن آدم کے لئے سر چھپانے کی بھی جگہ نہیں۔ ہمارے لئے تو کوئی گھر ہی باقی نہیں رہا۔ ہم کہاں ٹھہرینگے۔ مگر خدا تعالےٰ کے لئے انہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی غیرت دیکھو کہ

حُنین کے موقع پر

صحابہؓ ایک وجہ سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں اسلامی لشکر کفار کی شمولیت کی وجہ سے تتر بتر ہوجاتا ہے۔ صرف بارہ آدمی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد رہ جاتے ہیں۔ اور چار ہزار کا لشکرِ کفار دونوں طرف سے تیروں کی بارش برسا رہا ہے۔ ایسی حالت میں گھبرا کر صحابہؓ عرض کرتے ہیں۔ یا رسُول اللہ یہ کھڑے رہنے کا موقعہ نہیں میدان جنگ سے پیچھے ہٹیئے۔ اور ایک تو دفورِ محبت کی وجہ سے آپ کے گھوڑے کی باگ پکڑ لیتا۔ اور اُسے آگے بڑھنے سے روک دیتا ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کو ہٹا دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ چھوڑ دو میرے گھوڑے کی باگ۔ اور اپنی سواری کو ایڑ لگا کر دشمن کی طرف بڑھتے۔ اور لشکرِ کفار میں نڈر ہو کر گھس جاتے اور فرماتے ہیں ؂

انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبد المطلب

یعنی کیا اس وقت

صحابہؓ کی ایک غلطی کی وجہ سے

تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ ہرگز نہیں میں خدا کا سچا نبی ہوں۔ اور دیکھو میں اکیلا اس وقت تمہاری طرف بڑھ رہا ہوں۔ لیکن اس طرح میرا دشمنوں کی طرف بڑھتے چلے جانا لوگوں کو حیرت میں ڈال دیگا۔ اور وہ کہیں گے۔ شاید یہ خدا ہے۔ مگر سنو! یہ درست نہیں۔ میں خدا نہیں بلکہ عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ تو غیرت دکھانے کے بھی موقعے ہوتے ہیں۔ اور جانیں دینے کے بھی موقعے ہوتے ہیں۔ مگر بہر حال کام ایسے طریق پر ہونا چاہیئے۔ کہ اس کے نتیجہ میں خدا اور اس کے رسول کی عزت بڑھے۔ میرا اس سے ہرگز یہ منشاء نہیں۔ کہ آپ لوگ اپنے اس حق کو جو قانونی اور شرعی اور اخلاقی طور پر آپ کا حق ہے۔ چھوڑ دیں۔

یہی قبرستان جس پر جھگڑا ہوا ہے

اور جس کے اندر واقع ہونے والے گزشتہ حادثہ کے بارہ میں مَیں اس وقت نصیحت کر رہا ہوں۔ میں مانتا ہوں کہ وہ ہمارا ہے۔ اور میں یہ نہیں کہتا کہ اس میں اپنا حق چھوڑ دو۔ ہم اس میں دوسروں کے ساتھ مل کر حصہ دار ہیں۔ ان کا بھی حق ہے۔ کہ وہ اس میں اپنے مُردے دفن کریں۔ اور ہمارا بھی حق ہے۔ اور میں اس حق کو لینے سے ہرگز منع نہیں کرتا۔ بلکہ کہتا ہوں۔ دنیا

کی کوئی حکومت ہمیں اس قبرستان میں اپنے مُردے دفن کرنے سے نہیں روک سکتی۔ جو ہمارے باپ دادوں نے ہبہ کیا جس میں ہمارے باپ دادوں کی قبریں موجود ہیں اور جس میں ہمارے بھائی بہنوں کی قبریں موجود ہیں۔ اگر ایسے افسروں کے ہاتھ جو اس میں مزاحم ہو رہے ہیں بالا گورنمنٹ نہیں پکڑیگی۔ تو ہمارا خدا انکے ہاتھ پکڑیگا مگر وہ قبرستان ہمارے ہاتھ سے نہیں جا سکتا

پس مجھے حق کے لینے پر اعتراض نہیں۔ میں نے قطعی طور پر لوگوں سے کہدیا تھا۔ کہ میری رائے میں ہمیں اپنے اس حق کو ضرور قائم رکھنا چاہیئے۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم اس حق کو چھوڑ دیں۔ لیکن سوال اس طریق کا ہے۔ جسے ہم اپنا حق قائم کرنے کے لئے اختیار کریں۔ اور اس سلوک کا ہے جو ہم اپنے مخالفوں سے کریں۔ اور اس کے بارہ میں مَیں یہ صاف کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ وُہ وہی ہونا چاہیئے۔ جو میں تجویز کروں

پھر میں دوسرے لوگوں سے بھی کہتا ہُوں

کہ وہ فساد کیوں کر رہے ہیں۔ کیا انہیں یاد نہیں۔ کہ میری ہی خلافت کے ایام میں ہندوؤں کی مرگھٹیوں کے بارہ میں ایک جھگڑا پیدا ہوا۔ وہ لوگ میرے پاس آئے۔ میں نے انہیں مرگھٹیوں کے لئے زمین دیدی۔ چنانچہ وہ زمین ہندوؤں کے پاس ہے۔ اور سرکاری کاغذات میں سے اسے دیکھا جا سکتا ہے۔ قادیان کے غیر احمدی شاید ڈرتے ہیں۔ کہ اگر قبرستان ختم ہو گیا۔ تو وہ آئندہ اپنے مُردے کہاں دفن کر سکیں گے۔ مگر وہ خدا کے متعلق اتنا بخل اپنے دلوں میں کیوں رکھتے ہیں۔ کیا اگر یہ قبرستان ختم ہو جائے گا۔ تو خدا اور زمین ان کے لئے مہیا نہیں کر سکتا۔ پھر چاہے قادیان کے سب غیر احمدی احراری ہوں۔ یا غیر احراری انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ مومن کبھی کسی کے مُردے کو سڑنے نہیں دیتا۔ اگر ان کے مُردوں کے لئے کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ اور ہمارے خاندان نے ان کے مُردوں کے دفن کرنے کا انتظام نہ کیا۔ تو پھر بے شک وہ اعتراض کر سکتے ہیں۔ لیکن جب ہمنے ہندوؤں کو اس مخالفت کے زمانہ میں ان کی مرگھٹیوں کے لئے جگہ دی ہے۔ تو کیا ہم مسلمانوں کو

قبروں کیلئے زمین

نہ دیں گے۔ پس باوجود تمام مخالفتوں کے اگر آج بھی احرار کے لئے جگہ ختم ہو جائے۔ تو کم سے کم میں اپنی زندگی تک کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان کو قبرستان کے لئے کوئی زمین خریدنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بلکہ ان کے بھائیوں اور ہم مذہبوں سے پہلے ان کی تکلیف میں ہمیں ان کی

امداد کرنے کیلئے تیار

ہوں گا۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ

وہ حق جو خدا تعالےٰ نے ہمارا قائم کیا ہے

ہم اُسے چھوڑ دیں۔

وہاں میری ایک بہن مدفون ہے

جو میرے ہوش کے زمانہ میں فوت ہوئی میں اُسے ہاتھوں پر اٹھا کر کچھ دُور لے گیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اُسے ہاتھوں پر اٹھا کر لے گئے۔ میری خلافت کے ایام میں

وہاں ہماری ایک بھانجی بھی دفن ہوئی

اور بھی ہمارے بہت سے لوگ وہاں دفن ہوتے چلے آئے ہیں۔ ابھی دو تین مہینے کی بات ہے۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سربراہ نمبردار کی بیوی فوت ہوئیں۔ تو وہ وہیں دفن کی گئیں۔ محلہ دارالرحمت کے کئی مُردے پچھلے ایام سے وہاں دفن ہوتے چلے آئے ہیں۔ کیونکہ سب سے قریب انہیں وُہی جگہ پڑتی ہے۔ پس کوئی حکومت ہم کو اس حق سے باز نہیں رکھ سکتی۔ لیکن

اگر حکومت ظالمانہ طور پر ہمیں اس حق سے باز رکھیگی

تو پھر ہمارا اصل وُہی ہوگا۔ جس کا ہم نے کئی بار اظہار کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ کا قانون نہیں توڑنا۔ مگر گورنمنٹ سے میری مراد وُہ بارہ بارہ روپیہ کے کانسٹیبل نہیں۔ جو خواہ مخواہ اپنے اُوپر گورنمنٹ کا چوغہ پہن کر آجاتے ہیں۔ بلکہ گورنمنٹ سے مُراد گورنمنٹ ہے۔ مثلاً حکومتِ پنجاب یا حکومتِ پنجاب کا نمائندہ ڈپٹی کمشنر اگر تحریری طور پر حکم دے دے۔ کہ میں جماعت احمدیہ کو اس بات سے روکتا ہوں۔ کہ وُہ اس قبرستان میں اپنے مُردے دفن کرے۔ تو پھر ہم عدالتوں کے ذریعہ اپنا حق حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر عدالتوں کے ذریعہ بھی ہمیں اپنا حق نہیں ملے گا۔ تو ہم

دُعاؤں کے ذریعہ

اپنے خدا سے اس حق کو حاصل کریں گے مگر بہرحال ہم قانون شکنی کسی صورت میں نہیں کریں گے۔ اس

شورش کی وجہ

بھی مجھے معلوم ہے۔ اور میں ان احمدیوں کو بھی جانتا ہوں۔ جو اس کے پیچھے ہیں۔ پولیس والوں کو بعض بدعنوانیوں کی وجہ سے جھاڑیں پڑی تھیں۔ اب وُہ اس کا بدلہ لینے کے لئے یہ تدبیریں کر رہے ہیں۔ اور معاملات کو خلط ملط کر رہے ہیں۔ پس ہماری جماعت کو ایسی تدبیروں سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ

عدالتوں کا راستہ

کُھلا ہے۔ ہمارے حق بھی عدالتوں کے ذریعہ طے ہو سکتے ہیں۔ اور ہمارے مخالفین کے حقوق بھی عدالتوں کے ذریعہ طے ہو سکتے ہیں۔ اور اگر عدالتیں ہمارے خلاف فیصلہ کریں۔ تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہمیں تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کہ ہم اپنا حق عدالتوں سے منوا نہیں سکے۔ کیونکہ بہرحال ایک جگہ معاملہ کو ختم کر دینا پڑتا ہے۔ اور اس صورت میں عدالت جو آخری فیصلہ دے۔ اُسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ اگر عدالت شرارت سے خلافِ حق فیصلہ کرے۔ تو

خدا تعالےٰ کے حضور ہم اپیل کریں گے

اور اگر وُہ دیانت داری سے اپنی سمجھ کے مطابق ایک فیصلہ کر دے۔ تو چاہے وُہ ہمارے خلاف ہی ہو۔ ہم صبر کریں گے اور اگر وُہ ہمیں ہمارا حق دلا دے۔ تو ہم خوش ہوں گے۔ کہ ہمیں اپنا حق مل گیا۔ (مگر یہ صرف دُنیوی امور کے متعلق ہے دینی امور کے بارہ میں کوئی عدالت ہم پر حاکم نہیں ہو سکتی)

پس میں پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں (بغیر مقدمہ کی تفصیلات میں پڑنے کے) کہ ہمیشہ اُن کو ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے۔ جن میں وُہ زیرِ الزام آ جائیں کیونکہ

گورنمنٹ کے بعض افسر

پُوری کوشش کرتے ہیں۔ کہ کسی طرح وُہ جماعت کے افراد پر الزام لگائیں۔ اُن کو ایسے مواقع خدا دے۔

پھر میں نے بارہا بتایا ہے۔ کہ یہ مت سمجھیں۔ آپ کے لئے اپنے حقوق حاصل کرنے کے ذرائع نہیں۔ گزشتہ پورے دو سال میں جو احرار سے ہماری لڑائی ہوئی۔ وُہ ظاہر ہے۔ اور اس کے نتائج بھی ظاہر ہیں۔ بغیر قانون شکنی کئے کیا

احرار کا زور ٹوٹ گیا یا نہیں ٹوٹا

اور کیا اپنے بھائیوں میں ہی وُہ ذلیل ہوئے۔ یا نہیں ہوئے۔ پھر کیا گورنمنٹ کے وُہ افسر جنہوں نے ہمیں نقصان پہونچایا۔ اور ہم سے بلاوجہ دُشمنی کی۔ وُہ ادبار و ابتلاؤں اور مصائب میں پڑے ہیں۔ یا نہیں پڑے اور جو افسر ابھی باقی ہیں۔

خدا تعالےٰ انہیں بھی پکڑے گا

اور سزا دے گا۔ تم گھبراتے کیوں ہو۔ کسی نے کہا ہے۔

دیر گیر و سخت گیر د مر ترا

خدا تعالےٰ دیر سے پکڑتا ہے۔ مگر جب پکڑتا ہے۔ تو سخت پکڑتا ہے۔ پس تم کیوں سمجھتے ہو۔ کہ بعض افسر پکڑے گئے۔ اور بعض بچے ہوئے ہیں۔ جو افسر

بظاہر سزا سے بچے ہوئے

نظر آتے ہیں۔ درحقیقت وُہ سزا سے نہیں بچے۔ وُہ تمہیں بچے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مگر مجھے بچے ہوئے نظر نہیں آتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب پادری عبداللہ آتھم کے متعلق پیشگوئی کی۔ اور اس کے ڈر جانے کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے پیشگوئی ٹلا دی۔ تو عیسائیوں نے تو شور مچانا ہی تھا۔ بعض بے وقوف مسلمانوں نے بھی خوشی منائی۔ اور کہنا شروع کر دیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی نعوذ باللہ من ذالک جھوٹی نکلی ہے۔ اُس زمانہ میں بہاولپور کے جو نواب صاحب تھے۔ اُن کے پیر

میاں غلام فرید صاحب چاچڑاں والے

تھے۔ جو ایک نہایت ہی نیک۔ اور بزرگ انسان تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وُہ ایمان لائے تھے۔ نواب صاحب کے دل میں اُن کی بڑی عقیدت تھی۔ اور وُہ اُن کا بہت ادب کیا کرتے تھے۔ اور میاں غلام فرید صاحب بھی انہیں اس طرح ڈانٹ لیتے۔ جس طرح اُستاد شاگرد کو ڈانٹتا ہے۔ اتفاقاً ایک دن جبکہ دربار لگا ہوا تھا۔

عبداللہ آتھم کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا ذکر چل پڑا۔ اور لوگوں نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ مرزا صاحب نے آتھم کی موت کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ مگر وُہ جھوٹی نکلی۔ لوگ اس کا ذکر کر کے دیر تک ہنستے اور تمسخر اڑاتے رہے۔ اور میاں غلام فرید صاحب چاچڑاں والے خاموش بیٹھے رہے۔ آخر اس ہنسی میں نواب صاحب بھی شریک ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ واقعہ میں مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی ہے۔ اس پر میاں غلام فرید صاحب نہایت

جوش میں آ گئے

اور فرمانے لگے۔ غلط ہے۔ کون کہتا ہے۔ آتھم زندہ ہے۔ مجھے تو اس کی لاش سامنے نظر آ رہی ہے۔

پس تم کیوں اپنے خدا پر بدظنی کرتے ہو۔ اور سمجھتے ہو۔ کہ وُہ ان افسروں کو بغیر بدلہ لئے یونہی چھوڑ دے گا۔ اگر

ان افسروں کا مستقبل

تمہارے سامنے آجائے۔ تو تم حیران ہو جاؤ۔ کہ ان کے لئے خدا تعالےٰ نے کیا مقدر کیا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتا۔ کیونکہ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار ان کے آگے ہوتی ہے۔ میں نے بارہا کہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور آپ کی وحی کا مطالعہ رکھا کرو۔ تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ ان الہامات میں ان فتنوں کے متعلق بھی بہت کچھ خبریں پائی جاتی ہیں پس اس بات سے مت گھبراؤ۔ کہ دنیوی حکومت کے بعض عمود تمہارے خلاف حصہ لیتے ہیں۔ وہ عمود نظر آتے ہیں۔ مگر وہ

گھن کھائی ہوئی لکڑیاں

ہیں۔ جو آج گریں یا کل گریں۔ تم دیکھوگے کہ وہی حکومت جس کے وہ کل پرزے کہلاتے ہیں۔ اسی حکومت کے ہاتھوں وہ سزا پائینگے اور خدا تعالےٰ ان کے عیبوں کو پوشیدہ نہیں رہنے دیگا۔ پس میں یہ نہیں کہتا۔ کہ اپنا حق نہ لو۔ تم اپنے حقوق لو۔ اور ان حقوق کے لینے میں بھی تمہارے ساتھ ہوں میں جو کچھ کہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ پہلے خدا کا حق لے لو۔ بعد میں دنیا سے اپنے حق لو۔ اگر میں اس وقت آپ لوگوں کے ساتھ ہوتا۔ تو میں تو جب پولیس نے مردہ بچے کے دفن کرنے میں مزاحمت کی تھی۔ یہی کہتا۔ کہ مردہ کو دفن کرنے یا نہ کرنے کا معاملہ پولیس پر چھوڑ دو۔ اور

مُردہ بچے اور پولیس کا فوٹو

لے کر واپس آجاؤ۔ جو شخص مردہ کی ہتک کرتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی لعنت اپنے اوپر لیتا ہے۔ پس تم لعنتیں ان پر پڑنے دیتے۔ اور خود واپس آجاتے۔ آخر وہ ہمارے ہی بھائی بہن تھے۔ جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں سخت سے سخت مصائب برداشت کئے۔ بہار میں ہی ایک احمدی عورت فوت ہوگئی۔ اس کی لاش احمدی دفن کرکے آئے۔ تو لوگوں نے رات کو لاش نکال کر کتوں کے آگے ڈال دی۔ تو وہ تکلیفیں جو بہنوں پر گذریں۔ یا ہماری جماعت کے دوسرے بھائیوں پر گذریں ہم پر بھی گذرنی ضروری ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ان میں صبر سے کام لیں۔ تمہیں چاہیئے تھا۔ کہ تم ان

تمام واقعات کا فوٹو

لے لیتے۔ اور پھر دنیا میں شائع کر دیتے کہ پنجاب کی پولیس ایک احمدی مُردہ کے دفن کرنے میں روک بن رہی ہے۔ یہ تمہارا اتنا سخت بدلہ ہوتا۔ کہ حکام تمہاری منتیں کرتے۔ اور تمہارے آگے ہاتھ جوڑتے پھرتے اور کہتے۔ یہ فوٹو دنیا میں نہ پھیلاؤ۔ مگر تم نے ایسا نہیں کیا۔ کیا میں نے بارہا نہیں کہا۔ کہ ایسے موقعوں پر فوٹو لے لیا کرو۔ لیکن

محکموں کے ذمہ دار ارکان

کے کانوں میں تو روئی پڑی ہوئی ہے تمہارے کانوں میں بھی روئی پڑی ہوئی ہے۔ میری باتیں ایک کان سے سنتے ہو۔ اور دوسرے کان سے نکال دیتے ہو۔ میں نے سُنا ہے۔ بعض فوٹو لئے گئے ہیں۔ مگر سوال ایک یا دو کا نہیں بلکہ تمہیں ان کی

ہر حرکت کا فوٹو

لینا چاہیئے تھا۔ اب اس کے کفارہ کے طور پر میں ہدایت کرتا ہوں۔ کہ پانچ چھ سو روپیہ میں سینما کی مشین مل جاتی ہے۔ جس سے متحرک تصاویر اتاری جاتی ہیں۔ پس فوراً ایک

متحرک تصاویر اُتارنے کا آلہ

لے لیا جائے۔ اور جہاں کوئی ایسا واقعہ پیش آئے۔ فوراً متحرک تصاویر کی ایک فلم اتار لی جائے۔ اور پھر بعد میں اس کو دنیا کے سامنے شائع کر دیا جائے اور بتا دیا جائے۔ کہ واقعات کیا تھے اور حکومت کے ایجنٹ کیا ظاہر کر رہے ہیں۔ اگر ایسا کیمرہ آپ لوگوں کے پاس ہوتا۔ تو مزاحمت کرنے والوں کی ہر حرکت محفوظ رکھی جا سکتی تھی۔ جو تصویریں لی گئی ہیں۔ وہ ابھی میں نے نہیں دیکھیں۔ معلوم نہیں وہ ٹھیک آئی ہیں یا نہیں آئیں۔ لیکن اگر متحرک تصاویر والا آلہ ہو۔ تو اس کے ذریعہ چلتا ہوا آدمی بھی نظر آسکتا ہے۔ لاٹھی مارتا بھی دکھائی دے سکتا ہے لاٹھی سے دھکیلتا ہؤا بھی نظر آسکتا ہے۔ دوسروں کو فساد کے لئے اس رنگ میں انگیخت کرتا ہؤا بھی نظر آسکتا ہے۔ کہ میاں آگے بڑھو۔ اور فساد کرو۔ پس ایک تو جلد سے جلد اس قسم کا آلہ لے لو۔ اور دوسرے آئندہ کے لئے اپنے دلوں میں یہ عہد کرو کہ تم پہلے خدا اور اس کے رسول کی عزت قائم کروگے۔ اپنی عزتوں کے قائم کرنے کا خیال تمہیں بعد میں آئیگا دیکھو

ایک بہت بڑا کام

ہمارے سامنے ہے۔ ہم نے دنیا میں پھر اسلام قائم کرنا ہے۔ وہ اسلام جسے آج ہر شان و شوکت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ وہ اسلام جس کے ماننے والوں کی آواز سے مشرق سے لے کر مغرب تک تمام کرۂ عالم کانپ جاتا تھا۔ آج اس اسلام پر ایمان لانے والے دنیا میں

ذلیل ترین وجود

سمجھے جاتے ہیں۔ سکھوں کی تعداد کتنی قلیل ہے۔ تیس لاکھ سے وہ زیادہ نہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد سات کروڑ ہے مگر تیس لاکھ سکھوں کی آواز کے مقابلہ میں سات کروڑ مسلمانوں کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ حالانکہ ایک وہ وقت تھا۔ کہ چند سو مسلمانوں کے سامنے تمام دُنیا دم مارنے کی جرأت نہ کرتی تھی۔ تمہیں بھی خدا تعالےٰ نے وہ رعب دیا ہے۔ جو ہماری تعداد سے بہت زیادہ ہے۔ اور ہماری دنیا میں مخالفت اسی لئے ہے۔ کہ لوگ سمجھتے ہیں۔ ان سے لوگ بہت ڈرتے ہیں۔ اور یہ دُنیا میں ایک دن پھیل کر رہیں گے۔ مگر ہم اپنے رعب سے وہ فائدہ نہیں اٹھاتے۔ جو صحابہؓ نے اٹھایا۔ وہ

ایک وجود پر ایمان

لے آئے تھے۔ اور اس کے بعد اس کے ہونٹوں کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ کہ ان سے کیا آواز نکلتی ہے۔ مگر ہم تو ابھی منافقوں میں ہی الجھ رہے ہیں ایک منافق کی وجہ سے ۱۹۳۴ء میں فتنہ اٹھا۔ اور دوسرے منافق کی وجہ سے ۱۹۳۶ء میں فتنہ اٹھنے لگا ہے۔ مگر یاد رکھو۔ اگر تقوےٰ سے آپ لوگوں نے کام لیا۔ اور میری اطاعت اور فرمانبرداری میں کام کیا۔ تو ایک کیا۔ دُنیا بھر کی حکومتیں مل کر بھی آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ تم خدا کے ہو جاؤ۔

اور اس کے احکام کو مانو۔ پھر خدا تمہارا ہو جائے گا۔ اور اس کا حکم تمہاری تائید میں ہو جائیگا اور کوئی نہیں جو خدا تعالیٰ کے حکم کو توڑ سکے

۔ جب خدا دنیا میں ایک ہوا چلا دے۔ تو پھر دنیا کے دل خود بخود مرعوب ہونے لگتے ہیں۔ جیسے دریا کے کنارے پر کھڑا ہونے والا شخص اطمینان سے کھڑا ہوتا ہے۔ کہ اچانک دریا کے پانی کی وجہ سے بھربھری زمین دریا میں گر جاتی اور دھڑام سے پانی میں چلا جاتا ہے۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ آسمان سے اپنا روحانی پانی اتارتا اور اس کی تائید میں دنیا میں ایک ہوا چلا دیتا ہے۔ تو

دنیوی شان و شوکت

کی بڑی بڑی عمارتیں اسی طرح گر جاتی ہیں جس طرح دریا کے کنارے پانی کے زور سے گر جاتے ہیں۔ پس تقوی کرو۔ طہارت اختیار کرو۔ اور سچائی سے کام لو۔ اب بھی میری نصیحت یہی ہے۔ کہ

جو شخص سچا احمدی ہے اگر اس سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو وہ علی الاعلان اس کا اقرار کرے اگر وہ اشتعال میں آکر مار بیٹھا ہے یا دوسرے کے مارنے پر اس نے مارا ہے تو وہ یاد رکھے کہ خدا کے غضب سے زیادہ حکومت کا غضب نہیں ہو سکتا۔ جہنم کی چھوٹی سے چھوٹی سزا بھی دنیا کی بڑی سے بڑی سزا سے زیادہ ہیبت ناک ہے

یہاں کے جیل خانوں میں ایسے جرائم کی پاداش میں نو مہینے سال دو سال یا تین سال قید رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن جہنم کی قید اس سے بہت زیادہ لمبی اور بہت زیادہ تکلیف دہ ہے۔ پس

سچائی تمہارا ہتھیار ہونا چاہیئے

اور راستی پر تمہارے ہر کام کی بنیاد ہونی چاہیئے۔ وہ شخص جو چاہتا ہے کہ خدا کو خوش کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا پیرو کہلائے۔ وہ اقرار کرے کہ وہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ مت سمجھو کہ سچ بولنے کی وجہ سے تم قید ہو جاؤ گے۔ اگر سچ کی وجہ سے تم قید ہوتے ہو۔ تو

خدا تعالیٰ کی رحمتیں

تم پر نازل ہوں گی۔ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قید نہیں کئے گئے۔ کیا انہیں مارا اور پیٹا نہیں گیا۔ اور کیا حضرت مسیح علیہ السلام کو دشمنوں نے صلیب پر نہیں لٹکایا۔ پھر تمہیں سچ کی وجہ سے قید ہونے میں کیا ڈر ہے۔ احمدیت کا نشان ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے کہ جو احمدی ہو وہ سچ بولتا ہے۔ اس سے دونوں فائدے ہونگے۔ خدا تعالےٰ بھی خوش ہوگا۔ اور آئندہ کے لئے کمزور طبع لوگ ایسی حرکات سے بھی اجتناب کرینگے۔ کیونکہ وہ کہیں گے۔ کہ اگر ہم نے کوئی خلاف اخلاق یا خلاف قانون حرکت کی۔ تو ہم سے سچ بلوایا جائے گا۔ پھر کیوں نہ ہم اس حرکت کا ارتکاب ہی چھوڑ دیں۔ پس سچائی پر قائم رہو۔ اور اپنے نفس کو یہ کہہ کر دھوکا مت دو۔ کہ جھوٹ سے فتح ہو سکتی ہے۔

انگریز کی سزا کوئی سزا نہیں

سزا وہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اترے اسی طرح انگریز کے ساتھ کوئی ساتھ نہیں۔ بلکہ ساتھ وہ ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہو۔ پس بندوں کی طرف سے اپنی نگاہیں ہٹا لو۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف بلند کرو۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ

نیشنل لیگوں نے یہ کیا اصل بنا رکھا ہے

کہ فلاں جگہ کے احمدیوں پر ظلم ہؤا۔ ہم اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے اور گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں۔

تم کس گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہو

اور تمہارے کتنی بار توجہ دلانے پر اس نے توجہ کی ہے۔ بے شک چونکہ خدا تعالیٰ نے ہم پر ایک حکومت قائم کی ہے۔ اس لئے جس جگہ اس قسم کا کوئی واقعہ ہو وہاں کے لوگوں کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ حکومت کو اطلاع دیں۔ اور مرکز کا بھی فرض ہوتا ہے۔ کہ ان پر

دشمنانِ سلسلہ

کی طرف سے جو مظالم ہوتے ہوں۔ ان کے انسداد کے لئے حکومت کو توجہ دلائے۔ مگر یہ نیشنل لیگیں خواہ مخواہ بے فائدہ شور کیوں مچاتی رہتی ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ

سچی قربانی پیش کریں

اور اپنے عمل سے سلسلہ کی عزت کی حفاظت کریں۔ اگر وہ کام کرنا چاہیں تو قانون کے اندر رہتے ہوئے بیسیوں کام کر سکتیں۔ اور اپنے بھائیوں کی مدد کر سکتی ہیں۔ مثلاً نیشنل لیگیں بجائے اس کے کہ یہ ریزولیوشن پاس کریں۔ کہ ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتی ہیں۔ اگر ہر نیشنل لیگ ایک ایک آدمی اپنے خرچ پر اپنے بھائیوں کی امداد کے لئے بھیج دیتی۔ تو یہ ریزولیوشنوں کے ذریعہ گورنمنٹ کو توجہ دلانے سے

ہزار درجے زیادہ بہتر

تھا۔ پس سچی قربانی کرو۔ اور فضول اور لغو باتیں چھوڑ دو۔ کہ خدا تعالےٰ فضول اور لغو باتوں سے خوش نہیں ہوتا یہ باتیں میں نے اتنی بار کہی ہیں۔ کہ اب کہتے کہتے میرا گلا بھی اس قدر متورم اور زخمی ہو چکا ہے۔ کہ خطبہ جمعہ اور اس کے بعد نماز میں قرأت بھی بلند آواز سے نہیں پڑھ سکتا۔ اور گلا بیٹھ جاتا ہے۔ پس میں تو اب اللہ تعالےٰ سے یہی

دعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فضل سے ایسے لوگ مجھے عطا کرے۔ جو سچے طور پر میری باتیں سن کر ان پر عمل کرنے والے ہوں۔ مجھے اس سے کیا فائدہ۔ کہ لاکھوں آدمی میرے ساتھ ایسے ہوں۔ جو میری باتوں پر عمل کرنے والے نہ ہوں۔ مجھے مومن تو میرے ساتھ اگر دس بیس ہوں۔ تو وہی لاکھوں آدمیوں سے

میرے لئے زیادہ خوشی کا موجب

ہو سکتے ہیں۔ پس وہ قربانی کرو جو حقیقی قربانی ہو۔ زبانی قربانی خدا تعالےٰ کی نظر میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ تم اپنی جانوں اور اپنے اموال کی قربانی کرو دین کی خدمت میں اپنے آپ کو لگا دو۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔

تبلیغ کے لئے باہر نکل جاؤ

اور وہی جو تمہیں گالیاں دیتے ہیں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام میں داخل کرو۔ پھر دیکھو کہ دنیا کا نقشہ بدل جاتا ہے۔ یا نہیں بدلتا۔ پس

تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ

اور دنیا کو خدا کے آستانہ پر جھکانے کی کوشش کرو۔ اور یاد رکھو۔ کہ جب خدا تعالیٰ ساتھ ہوتا ہے۔ تو پھر دنیا کے لوگ خود بخود ساتھ ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک قصہ سنایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کوئی تاجر تھا جو باہر تجارت کے لئے جانے لگا تو اس کے پاس اپنی ضروریات سے زائد دو ہزار روپیہ تھا۔ اس نے چاہا کہ وہ کسی کے پاس امانت رکھ جائے تا جب واپس آئے تو روپیہ اس سے لیلے یہ خیال آنے پر اس نے سوچا کہ

سلطنت کے قاضی

سے زیادہ اور کون معتبر ہو سکتا ہے۔ اس کے پاس ہی روپیہ رکھوانا چاہیئے چنانچہ اس نے قاضی کے پاس تھیلی رکھوا دی سفر سے واپس آ کر جب اس نے قاضی سے روپیہ مانگا۔ تو وہ صاف انکار کر گیا اور کہنے لگا۔ مجھے تو تم نے کوئی روپیہ نہیں دیا تھا۔ وہ کہنے لگا۔ میں آپ کو یاد دلاتا ہوں۔ جب میں نے آپ کو روپیہ دیا تھا۔ اس دن اس قسم کی مجلس میں آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس رنگ کی تھیلی تھی۔ میں آیا اور آپ کو الگ کونے میں لے جا کر میں نے وہ تھیلی دی۔ قاضی یہ سب باتیں سن کر انکار کرتا چلا گیا۔ کیونکہ گواہ کوئی موجود نہیں تھا۔ اور کہنے لگا نہ میاں تم نے مجھے کوئی روپیہ نہیں دیا۔ وہ حیران ہو کر واپس آ گیا۔ اور سوچنے لگا۔ اب روپیہ نکالنے کے لئے کونسی تدبیر اختیار کروں۔ آخر اسے یہ خیال آیا۔ کہ

بادشاہ کے پاس جا کر فریاد کروں

بادشاہ ہفتہ میں ایک دن مظلوموں کی فریاد سنا کرتا تھا۔ وہ اس دن بادشاہ کو ملا۔ اور تمام قصہ سنایا۔ اس پر بادشاہ کہنے لگا۔ قاضی بھلا یہ بات کب مانے گا کہ اس نے تمہارا روپیہ لیا ہوا ہے۔ اگر میں اس سے پوچھوں بھی۔ تو چونکہ تمہارے پاس کوئی گواہ نہیں۔ وہ کہہ دے گا۔ کہ میں نے کوئی روپیہ نہیں لیا اگر اس کا دعوے درست ہے۔ تو یہ گواہ پیش کرے۔ اس صورت میں تمہیں اپنا دعوے ثابت کرنا مشکل ہو گا۔ اور پھر چونکہ اس طرح قاضی القضاۃ پر الزام عائد ہوتا۔ اور اس کی ہتک ہوتی ہے۔ ممکن ہے وہ کہہ دے کہ اس شخص نے میری ہتک کی ہے۔ اُسے سزا دیجائے پس یہ طریق تو مفید نہیں۔ کہ میں قاضی سے دریافت کروں۔ ہاں میں تمہیں ایک اور تدبیر بتاتا ہوں۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو روپیہ تمہیں مل جائے گا۔ میرا فلاں دن جلوس نکلنے والا ہے۔ سارے درباری میرے استقبال کے لئے اپنے گھروں سے باہر نکل کر کھڑے ہونگے۔ قاضی القضاۃ بھی اپنے چبوترے پر کھڑا ہو گا۔ تم اس روز

قاضی کے چبوترہ کے ایک طرف

کھڑے ہو جانا۔ میرا جلوس جب وہاں سے گزرے گا۔ تو میں تمہیں دیکھ کر اپنی سواری کھڑی کر لوں گا۔ اور تم سے اس بے تکلفی سے باتیں کروں گا۔ جیسے تم

میرے پرانے دوست

ہو۔ تم بھی میری باتوں کے جواب میں بے تکلفی سے بات چیت کرنا اور گھبرانا نہیں۔ چنانچہ جب جلوس نکلا۔ قاضی القضاۃ اپنے دوستوں سمیت چبوترہ پر آ کر کھڑا ہو گیا۔ یہ دیکھ کر تاجر بھی ایک کونے میں کھڑا ہو گیا۔ جب بادشاہ کی سواری وہاں سے گزری۔ تو اس کے دل میں ارادہ تو پہلے سے ہی تھا۔ تاجر کی شکل دیکھتے ہی اس نے اپنا گھوڑا روک لیا۔ ساتھ ہی تمام لوگ جو بازاروں میں ایک

جلوس کی صورت میں

چل رہے تھے کھڑے ہو گئے۔ اور قاضی کی طرف متوجہ ہوئے بغیر بادشاہ نے تاجر سے نہایت بے تکلفی سے گفتگو شروع کر دی۔ اور کہا آپ مدت سے ہمیں نہیں ملے۔ کیا بات ہے۔ تاجر نے کہا حضور میں باہر تجارت کے لئے گیا ہوا تھا۔ بادشاہ پوچھنے لگا اچھا پھر کب آئے۔ تاجر کہنے لگا۔ حضور چند دن ہو گئے ہیں۔ بادشاہ نے کہا۔ ہمارے تمہارے اتنے گہرے تعلقات ہیں۔ جب تمہیں یہاں آئے ہوئے چند دن ہو گئے ہیں۔ تو ہم سے ملے کیوں نہیں۔ وہ کہنے لگا۔ حضور بندہ آپ کا غلام ہے۔ میں تو چاہتا تھا۔ کہ جلدی حضور سے ملاقات ہو۔ مگر کچھ

روپیہ کا جھگڑا

پیدا ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے پریشانی رہی۔ وہ جھگڑا ابھی تک جاری ہے کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ بادشاہ کہنے لگا۔ یہ کونسی بڑی بات تھی۔ فیصلہ بھی تو آخر ہم نے ہی کرنا ہوتا ہے۔ تم ہمیں بتاتے اور ہم اسی وقت روپوں کے جھگڑے کا فیصلہ کر دیتے۔ وہ کہنے لگا حضور کی بڑی مہربانی ہے۔ اگر تسلی بخش فیصلہ نہ ہوا۔ تو پھر حضور کو تکلیف دینی پڑے گی۔

اب ادھر بادشاہ تاجر سے گفتگو کر رہا تھا۔ اور ادھر قاضی القضاۃ کے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے۔ یہ گفتگو کرنے کے بعد جب بادشاہ کی سواری آگے نکل گئی۔ تو قاضی القضاۃ تاجر کی طرف متوجہ ہوا۔ اور کہنے لگا۔ میاں تاجر ذرا ادھر آؤ۔ مجھے تم سے ایک کام ہے۔ وہ تاجر آیا تو قاضی کہنے لگا

اصل بات

یہ ہے کہ میں بڈھا ہو گیا ہوں۔ جس کی وجہ سے میرا حافظہ بہت کمزور ہے۔ تم اپنی تھیلی کا کوئی اتا پتہ بتاؤ۔ ممکن ہے۔ کوئی نشانی بتاؤ۔ تو مجھے یاد آ جائے۔ اس نے وہی باتیں بتائیں جو پہلے بتا چکا تھا کہ اس رنگ کی تھیلی ہے۔ فلاں مجلس سے میں نے آپ کو علیحدہ بلا کر یہ تھیلی پیش کی تھی۔ قاضی کہنے لگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ علامتیں تم نے مجھے پہلے کیوں نہ بتائیں۔ وہ تھیلی تو محفوظ پڑی ہے۔

پس اگر بادشاہ کے ساتھ ہونے سے سارے لوگ ساتھ ہو جاتے ہیں۔ تو کیا تم سمجھتے ہو۔ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہو تو دنیا ہمارا مقابلہ کر سکتی ہے۔

دنیا ہرگز ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی

نہ ضلع گورداسپور کی حکومت نہ پنجاب کی حکومت اور نہ ولائت کی حکومت اور نہ ساری دنیا کی حکومتیں مل کر ہمیں نقصان پہونچا سکتی ہیں۔

پس آؤ ہم اپنے خدا کو خوش کریں۔ اور ہماری تمام تر توجہ اس طرف ہو۔ کہ ہم اس کے احکام پر عمل کریں۔ پھر چاہے احراری ہوں یا حکومت کے کارندے کوئی ہمیں نقصان نہیں پہونچا سکتا پس تم خدا کے ہو جاؤ۔ اور اسی پر توکل کرو۔ یہ

سب سے بڑی نعمت

ہے۔ جو کسی انسان کو دنیا میں حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر یہ نعمت تمہیں حاصل نہیں۔ تو پھر قید سے چھوٹ جانا ایک معمولی بات ہے۔ قبرستان کا مل جانا ایک معمولی بات ہے۔ بلکہ اگر حکومتیں تمہاری ہوں۔ پارلیمنٹیں تمہاری ہوں۔ قانون تمہارے ہوں۔ تخت تمہارے ہوں۔ اور ہٹلر اور مسولینی بھی اپنی بادشاہتوں کو چھوڑ کر انہیں تمہارے قدموں میں ڈال دیں۔ لیکن تمہارا خدا تم سے ناراض ہو۔ تو تم

طاعون کے چوہے سے زیادہ حیثیت

نہیں رکھتے۔ کیونکہ جس کا خدا دشمن ہو اس سے زیادہ ذلیل اور ناپاک وجود اور کوئی نہیں ہو سکتا ؛

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا جلسہ اور مناظرہ

۴ و ۵ جولائی ۱۹۳۶ء کو جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا جلسہ ہو گا۔ ۴ جولائی ۲ بجے دوپہر مناظرہ مقرر ہوا ہے۔ اور ۵ جولائی کو جلسہ ہو گا۔ شیخوپورہ کی احمدی انجمنوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ۴ جولائی کو ۱۰ بجے دن کے تشریف لے آئیں۔ اور غیر احمدی جو زیر تبلیغ ہوں ان کو ساتھ لائیں۔ خاکسار سید ولائت شاہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ

معاصر "الحکم" کے متعلق دردناک اپیل

معزز معاصر "الحکم" سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور نہایت ہی قابلِ قدر اخبار ہے جس نے بڑے بڑے انقلاب آنے کے باوجود محض خدا تعالےٰ کے فضل سے اب تک اپنی ہستی کو قائم رکھا ہوا ہے۔ اس کے بانی اور مدیر اعلےٰ جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے حال میں ایک مختصر مگر نہایت ہی دردناک بیان شائع کیا۔ جو ناظرین الفضل کی فوری توجہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ معاصر الحکم نہ صرف بوجہ اپنی نصف صدی کے قریب عرصہ کی اعلےٰ خدمات کے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس زمانہ حیات کی یادگار ہونے کے اس بات کا حقدار ہے۔ کہ اس کی آواز پر لبیک کہی جائے۔ اور اس کی مشکلات کو دور کرنے میں قطعاً کوتاہی نہ کی جائے ؛ (ایڈیٹر)

میں نے ہمیشہ اس امر کا اظہار کرنے میں مسرت محسوس کی ہے۔ کہ میں نے "الحکم" کو ذریعہ معاش بنا کر جاری نہیں کیا۔ میرے جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ میں محکمہ نہر میں نائب ضلعدار مقرر ہوا تھا مگر میں نے اپنے ارد گرد رشوت ستانی کے ایک ایذا دہ سلسلہ کو دیکھکر اس نوکری کو چھوڑ دیا۔ اور یہ عہد کیا۔ کہ حکومت کی نوکری نہیں کروں گا۔ اگر وہ سول نافرمانی اور ترک موالات کا زمانہ ہوتا تو شائد میں اس عمل کی وجہ سے بہت بڑا لیڈر سمجھا جاتا۔ خدا تعالےٰ کی نہاں در نہاں مشیت نے مجھے ایام طالب علمی سے ہی اخباروں میں مضامین لکھنے کی طرف متوجہ کر دیا۔ اور ملازمت کی رسی کو گردن سے نکال دینے کے بعد میری زندگی کا نظام عمل اخبار نویسی قرار پایا۔

میں اگر ملازم رہتا تو آج سے سترہ برس پیشتر خان بہادر ہو کر اور ایک معقول پنشن ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ لیکر سے فارغ ہو چکا ہوتا۔ مگر میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں جس نعمت سے آج متمتع ہوں۔ اس سے خطاب و پنشن کی میرے دل میں ایک پائی کے برابر بھی قدر نہیں۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ نے مجھے اس کام کی توفیق دی۔ جس پر آنے والی نسلیں ناز کریں گی۔

"الحکم" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات آپ کے سوانح حیات اور تاریخ سلسلہ کے واقعات کا امین ٹھہرا۔ اور اس کے اس ہیچمیرز ایڈیٹر کو خدا تعالےٰ نے اپنے آقا و مولا کے عہد سعادت میں اور آپ کے مرفوع ہونے کے بعد سلسلہ کے عہدِ خلافت میں ہر موقعہ پر تائیدِ حق کے میدان میں کسی سے پیچھے نہیں۔ بلکہ اگلی صف میں ہی کھڑا رہنے کا موقعہ دیا۔ الحکم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا۔ اور الحکم نہ صرف آپ کے نشانات و معجزات کا منادی اور امین ٹھہرا بلکہ وہ بجائے خود بھی ایک نشان ٹھہرا۔ (مقدمہ کرم دین میں) حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس کے بقاء کے لئے خود اپیل فرمائی۔ اور اپنی زندگی کی آخری ساعات میں اس امانت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سپرد فرمایا؛

اس سے اس کی اہمیت نمایاں ہے۔ "الحکم" پر مختلف ابتلا کے زمانے آئے۔ اور اس کے ایڈیٹر کو خدا تعالےٰ نے اپنے محض فضل سے ان امتحانوں میں کامیاب فرمایا۔ اس کے سامنے ہزاروں روپیہ کی پیشکش آئی۔ اور ایسے وقت میں کہ دشمن اپنے اخبارات میں لکھ رہے تھے کہ الحکم پر بجلی گری۔ لیکن وہ پیشکش اگر اس کی رائے اور ضمیر کی قیمت ہوتی۔ تو وہ اسے ضرور قبول کرتا۔ مگر وہ حق کی حمائت کا مشن لے کر جاری ہوا تھا۔ اور سونے چاندی کے سکوں نے اس کی نظر اور ضمیر کو کبھی موثر نہیں کیا تھا۔ اس لئے اس نے اسے بخوشی ہی نہیں فخر سے ٹھکرا دیا۔ مجھ کو یقین ہے کہ میرے مولا کو اس کا یہ فعل پسند آیا۔ کہ اس نے محض فضل اور رحم سے اسے سلسلہ کی خدمت کے لئے مختلف رنگوں میں ہزاروں ہی روپیہ خرچ کرنے کی توفیق دے دی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ تمہید صرف اس لئے ہے کہ اب جماعت میں وہ لوگ بہت ہی کم رہ گئے ہیں۔ جو ابتدا سے "الحکم" اور اس کے ایڈیٹر کو جانتے ہیں۔ اور "الحکم" کی ابتدائی تاریخ سے واقف ہیں۔ "الحکم" اس قسم کے ابتلاؤں سے گزرتا رہا۔ اور اس پر ایسا وقت بھی ہوتا رہا۔ کہ اس کی اشاعت مجبوراً ملتوی کرنی پڑی۔ الحمد للہ وہ اب تک زندہ ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں انشاء اللہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ خواہ اس کا کوئی رنگ ہو۔ میرے اندر خوشی کی لہریں جوش مارتی ہیں۔ جب میں الحکم کے اقتباسات اس کے نام سے الفضل یا دوسرے اخبارات میں پڑھتا ہوں پس مجھے اس کا کوئی غم نہیں۔ کہ الحکم پر موت کا ہاتھ کبھی قابو پائے گا۔ میں مطمئن ہوں۔ کہ وہ مر نہیں سکتا۔ اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک بازو اور آپ کے کارناموں کا امین ہے۔ لیکن مجھے افسوس اور شکوہ ہوگا۔ کہ اگر سلسلہ کے مخلص الحکم کو اس کی اصلی صورت میں زندہ رکھنے کے لئے تھوڑی سی مالی قربانی سے دریغ کریں۔ میں نے الحکم کے بقا کے لئے بلا مبالغہ اپنی محنت سے کمائے ہوئے روپے میں سے ہزاروں روپیہ خرچ کئے ہیں اور خدا کے فضلوں کے شکریہ میں ہزارہا روپیہ اس کے بقایا داروں کو معاف کر دیا۔ تاکہ ان پر بوجھ نہ رہے۔ مگر تا کجے۔ اس کے احیا اور بقا کے لئے میں بھی شریک قوم و ملت ہوں ؛

الحکم کے موجودہ سلسلہ اجراء کے وقت سے اب تک بھی میں اپنی ذات سے ایک معقول رقم دے چکا ہوں۔ وہ اپنے خرچ کو بھی نکال نہیں سکتا۔ اس لئے کہ وقت پر خریدار اپنا بقایا ادا نہیں کرتے۔ اور ان سے مطالبات۔ اور وی۔ پی۔ کی واپسی میں جو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ وہ مزید براں ہے۔ اس مالی نقصان کے علاوہ عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے اپنے باپ اور سلسلہ کی اس امانت کو زندہ رکھنے میں جو محنت کی ہے۔ اس کا نتیجہ ہے۔ کہ وہ قبل از وقت بوڑھا ہو گیا۔ اور ذیابیطس کا شکار ہے۔ اس کی بیماری میں شدت کا موجب بھی اخبار ہی افکار ہوئے ہیں۔ مجھے اس کی علالت سے تکلیف ضرور ہے۔ لیکن افسوس نہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ سلسلہ کی خدمت میں یہ قربانی کر سکا۔ الحکم کے بقاء کے لئے بعض دوستوں نے رعائتی قیمت دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور میرے محترم مخدوم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی نیکی اور سعی فی الدین تھی۔ دراصل وہ چاہتے تھے کہ مجھے مالی افکار سے فارغ کر دیں۔ خدا تعالےٰ ان کو ان کے نیک ارادوں کا اجرِ عظیم دے گا۔ جو قدر اور محبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک وجود کے شاخہائے پر ثمر کے قلوب میں ایڈیٹر الحکم کے لئے ہے۔ میری زندگی اور خوشی کے لئے اس پیرانہ سالی میں وہ مایۂ حیات و مسرت ہے اور مجھے اپنے بخت رسا پر ناز ہے ؛

مگر جن دوستوں نے اس شاخ اعانت میں شرکت فرمائی تھی۔ ان میں سے بعض نے وقت پر رقم اعانت نہیں بھیجی۔ یہاں تک کہ اکتوبر ۱۹۳۵ء تک ہی وہ اعانت پہونچی ہے۔ اور قریباً نو ماہ کا بقایا ہے اور خریداران الحکم کے ذمہ بھی بہت بڑی رقم باقی ہے۔ ایڈیٹر الحکم نے ہمیشہ اس امر کو ناپسند کیا۔ کہ وہ اپنے دوستوں کا گلہ اخبار میں کرے۔ اور میں اب بھی پسند نہیں کرتا لیکن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی اس یادگار (الحکم) کے بقا کے ذمہ واروں کو یہ کہنے سے رک نہیں

سکتا۔ کہ وہ اسے ہر قربانی سے ظاہری شکل میں زندہ رکھیں۔ نہ صرف اس لئے کہ وہ عنصر دسعادت کی یادگار ہے بلکہ اس لئے بھی۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اپنے بستر موت پر اس امانت کی حفاظت کے لئے الحکم کا ہاتھ اپنے آنے والے جانشین کے ہاتھ میں دیا۔ جو خدا تعالٰے کا ایک برگزیدہ خلیفہ اولو العزم اور اولو الفضل ہے۔

پس میں ان دوستوں کو جنہوں نے الحکم کی رعایتی قیمت ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ کہتا ہوں کہ وہ اس کی اعانت کو باقاعدہ ادا کریں۔ اور پچھلا بقایا صاف کردیں۔ اور بقایا دار اپنی رقوم فوراً ادا کریں اور الحکم کی اشاعت کے دائرہ کو وسیع کریں۔ یاد رکھو کہ میری آواز بھی اب ہر روز قبر کے قریب ہوتی جاتی ہے۔ اس لئے کہ ہر سانس مجھے قبر کے قریب کر رہا ہے۔ الحکم کے لئے تم اگر اپنے اموال کو خرچ کرو گے۔ تو اس سے مفلس نہیں ہو جاؤ گے۔ الحکم کے بقاء کے لئے بعض تجاویز میرے خیال میں ہیں۔ میں انہیں بعد میں پیش کر دوں گا۔ سردست میں اس کو پیش کرتا ہوں۔ اگر اکتوبر ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک رعایتی چندہ یکدم مل جائے۔ تو الحکم کے لئے مایۂ حیات ہوگا۔ اور بقایا دار جن کے ذمہ قریباً دو ہزار روپیہ ہے۔ وہ ادا کردیں۔ تو الحکم اپنا پریس بھی قائم کرسکتا ہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ حقائق پسند اور شکور وخدا کے ماننے والی شکر گذاری کی روح رکھنے والی قوم اپنے ایک خادم قوم کی آواز کو رائیگاں نہیں جانے دیگی اور اس وقت اس کی اعانت میں اپنا قدم آگے بڑھائے گی۔

کے پیش نظر ان کی تعلیم وتربیت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ زنانہ سرکاری نصاب لڑکوں کے نصاب سے بھی زیادہ ناقص اور نقصان رساں ہے۔ اور اس کے نتائج بیکار نوجوانوں کی حالت سے بھی بہت زیادہ خطرناک رونما ہونگے۔ اس وقت جدید زنانہ مدارس کے اجراء کے باعث اعلٰے تعلیم یافتہ خواتین کی ضرورت ہے۔ اور انہیں فوراً ملازمت مل جاتی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد ملازمتوں کی قلت اور اعلٰے تعلیم یافتہ خواتین کی کثرت نہایت تشویشناک حالات پیدا کردے گی۔ اس وجہ سے ابھی سے ضرورت ہے کہ خواتین کے ذہن نشین کیا جائے۔ کہ ان کا بہترین مقصد حیات قابل مائیں بننا اور اولاد اعلٰے تربیت اطفال کرنا ہے۔ پس انہیں اپنا منتہائے نظر کسب معاش نہیں۔ بلکہ امور خانہ داری کا حسن انتظام اور تربیت اطفال قرار دینا چاہیئے۔ اور اسی مقصد اعلٰے کے پیش نظر انہیں تعلیم حاصل کرنا چاہیئے۔ مگر یہ مقصد اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے۔ جب کہ لڑکیوں کا نصاب صحیح رنگ میں مرتب کیا جائے۔ اور یہ حکومت کے اختیار میں ہے۔ جو اس بارے میں بہت لاپرواہ واقعہ ہوئی ہے۔

(محبوب عالم خالد بی اے)

ماسٹر نظام الدین صاحب گجراتی کیوں خاموش ہوگئے

ایک غیر احمدی کی کھلی چٹھی بنام ماسٹر صاحب

مکرم محترم بندہ ماسٹر نظام الدین صاحب سلامت۔

السلام علیکم۔ آپ کی کتاب توضیح الکلام فی اثبات حیات المسیح علیہ السلام ملاحظہ سے گذری۔ حیات ووفات مسیح کا مسئلہ احمدیہ جماعت کا ایک معرکۃ الآراء مسئلہ ہے۔ اس کا اگر فیصلہ ہوگیا تو یقیناً قادیان کے فتنے کا ایک ضروری باب مسدود ہو جائے گا۔ اور آپ کی سعی مشکور عند اللہ وعند الناس ماجور ہوگی۔

آپ کے چیلنج مورخہ ۹/۲/۳۶ کا جواب مورخہ ۱۴/۵/۳۶ کو جماعت احمدیہ پشاور نے بذریعہ Regd. Notice No. 8581 آپ کو دیا تھا۔ جس میں آپ کا چیلنج منظور کرکے انہوں نے آپ سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ آپ حسب وعدہ مبلغ ایک ہزار روپیہ امپیریل بنک شاخ پشاور میں جمع کرا کے تعیین تاریخ ومکان برائے تحریری مناظرہ خبر دیں تاکہ ان کے نمائندے آپ سے مل کر دیگر امور مناظرہ کا تصفیہ کریں۔ ان کا یہ مطالبہ معقول تھا۔ اور آپ کی طرف سے خاموشی مشکوک۔ ایک ماہ کے انتظار کے بعد آج اخبار الفضل مورخہ ۷/۶/۳۶ میں ان کا دوسرا نوٹس نظر سے گذرا۔ جس کا کٹنگ بعد میں رجسٹری نمبر ۸۷ مورخہ ۹/۶/۳۶ آپ کو روانہ کیا گیا ہے۔ امید ہے آپ کو مل گیا ہوگا۔ چونکہ قادیانی جماعت آپ کے اس طویل اور مسلسل سکوت سے فائدہ اٹھا کر لوگوں سے کہہ رہی ہے۔ کہ آپ کے پاس دلائل نہیں کہ حیات مسیح کو ثابت کرسکیں۔ بلکہ آپ صرف اپنی کتاب کی شہرت اور بکری کے لئے دور از کار دعوے کرتے رہتے ہیں۔ آپ کے احباب کے دل میں آپ کی طرف سے بہت سے شکوک پیدا ہو رہے ہیں۔ آپ کیوں نہیں مرد میدان بنتے۔ امید ہے آپ ضرور جلد از جلد ان کا چیلنج منظور کرکے پشاور کے لوگوں کو بالخصوص اور تمام اہالیان سرحد کو بالعموم ممنون کریں گے۔

محمود الحسن کوکب سیکرٹری انجمن تعلیم القرآن پشاور

(نوٹ) اس کا جواب مجھے ضرور دیں۔ برائے آگاہی عوام اس خط کی ایک کاپی الفضل اور ایک کاپی روزنامہ احسان وزمیندار لاہور کو روانہ کی جارہی ہے۔

محکمہ تعلیم کی یادداشت ۳۵-۱۹۳۴ء پر نظر

طلبا کی تعداد میں کمی اور اس کے وجوہات

حکومت پنجاب کی ۳۵-۱۹۳۴ء کی یادداشت محکمہ تعلیم کے اعداد وشمار مظہر ہیں کہ اس سال تسلیم شدہ مدارس میں ۲۲۳۶۲ طلبا کی کمی واقع ہوئی۔ اور اگر ہر قسم کے مدارس پر مجموعی نظر ڈالی جائے۔ تو ۱۲۲۸۰ کی کمی نظر آتی ہے۔ یہ شمار اعداد تشویش انگیز ہیں۔ پنجاب کا تعلیمی تناسب پہلے ہی اطمینان بخش نہیں۔ اگر اس میں اور بھی تخفیف ہوگئی۔ تو بہت ہی افسوسناک اور نقصان رساں امر ہوگا۔ اس کمی کی گئی ایک وجوہ ہیں بالکل ممکن ہے۔ کہ مالی مشکلات بھی اس کا باعث ہوں۔ جیسا کہ محکمہ تعلیم نے خود کہا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک اس کا باعث طرز تعلیم کے نقائص اور حد سے بڑھے ہوئے تعلیمی اخراجات ہیں۔ طلبا جب تعلیم یافتہ مگر بے روزگار نوجوانوں کی خستہ حالی پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ایک بھیانک منظر ان کے سامنے آجاتا ہے۔ اس تاریک مستقبل کے پیش نظر وہ تعلیم سے دستبردار ہوکر ذرائع معاش کی تلاش میں سرگرداں ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ علوم مروجہ سے یکسر بے بہرہ ہونا ان بیکار تعلیم یافتہ نوجوانوں سے بدرجہا بہتر یقین کرتے ہیں جو کسب معاش کے مناسب وموزوں ذرائع کے فقدان کی وجہ سے حیات مستعار سے بیزار نظر آتے ہیں۔ تعلیم سے جہاں قلب ودماغ کی تنویر اور ان کا نشوونما مقصود ہے وہاں دنیا میں زندگی بسر کرنے کے قابل بنانا بھی ہے۔ اگر محکمہ متعلقہ طرز تعلیم میں ایسے طریق سے ترمیم کرے۔ کہ تعلیم کے ساتھ نوجوانوں کے مستقبل سے متعلق مسائل کا حل بھی ہو۔ تو ایسی تعلیم ان کے لئے ضرور کشش کا باعث ہوگی۔

یہ امر یقیناً مسرت انگیز ہے۔ کہ زنانہ مدارس میں طالبات کی تعداد میں اس سال ۶۷۴۳ کا اضافہ ہوا۔ خواتین پر جو تربیت اولاد کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس

ہمارا مذہب

بجواب "قادیانی مذہب" مصنفہ پروفیسر الیاس برنی کا معقول۔ مدلل اور مفصل جواب چھپ گیا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس کی تعلیم یافتہ غیر احمدیوں میں اچھی طرح اشاعت کریں۔ کیونکہ برنی صاحب کی کتاب ان میں کثرت سے تقسیم ہو رہی ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف بے بنیاد وسوسے پیدا کئے جا رہے ہیں۔ حجم ۴۰۰ صفحہ۔ مگر قیمت صرف ۸/

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف واشاعت۔ قادیان

دنیائے مقویات میں ایک آسان مقوی ایجاد

برقی بام

برقی بام دورِ حاضرہ کی تمام مقوی خارجی ادویات سے ہر شکل میں مقابلۃً بہتر ثابت ہو رہا ہے۔ برقی بام سہل الترکیب خوشبودار اور ہر موسم و ہر عمر میں یکساں مفید۔ باندھنے گرم کرنے کی تکلیف سے مبرا۔ بو رتیل وجلن سے پاک۔ آبلہ و پوست کندگی کی زحمت سے بری۔ اول ہی روز کے استعمال سے نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے۔ متواتر چودہ یوم کے استعمال سے عام خارجی کمزوری و نقائص بچپن کی غلط کاریوں اور عادات و افعال بد کے اسباب و نتائج وغیرہ دور ہو کر دائمی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ نازک طبع اصحاب کیلئے بہترین تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں ۲/ خورد عہ/ (نوٹ) سرعت و رقت کے لئے تحریر کرنے پر الکیفی اندرونی خرابیاں دور کرنے کیلئے اسی قیمت میں روانہ ہوتی ہے۔ پتہ:- **حکیم ظہیر الحسن دمیونسپل کمشنر) متھرا یوپی**

موجودہ زمانہ کی بہترین تفسیر

مؤلفہ

مولانا محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل۔ بی مترجم ترجمۃ القرآن انگریزی

بیان القرآن یعنی اردو ترجمہ و تفسیر قرآن کریم معہ عربی متن

... عام فہم عبارت میں واضح کیگئی ہے۔ قرآن کریم کے ایک مقام کو ... مقام سے حل کیا گیا ہے۔ تشریح لغت مکمل طور پر دی گئی ... کی مستند کتب مفردات امام راغب۔ لسان العرب۔ ... عروس کی بنا پر ترجمہ و تفسیر کیا گیا ہے۔ ہر قسم کے اعتراضات ... دیا گیا ہے ۲۲×۲۹ سائز کے دو ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔

... مکمل تفسیر مجلد ۲۵/ رعایتی قیمت مجلد ۱۳/

... بجلد ۲۰/ بجلد ۱۱/

حمائل شریف مترجم اردو معہ حواشی

یہ حمائل حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر مختصر تفسیری نوٹ درج کئے ہیں۔ حضرت مولانا کی تفسیر بیان القرآن اسقدر مقبول ہوئی کہ لوگوں نے اس کا ایک مختصر ایڈیشن نکالنے کی فرمائش کی تاکہ یہ ترجمہ ہر طبقہ کے آدمی تک پہنچ سکے۔ کاغذ لکھائی۔ چھپائی نہایت اعلیٰ

اصل قیمت مجلد ۔ ۴/ ۔ رعایتی قیمت مجلد ۳/

" بجلد ۔ ۳/۸ ۔ " " بجلد ۲/۸

حنائی کاغذ ۔ ۵/ ۔ حنائی کاغذ ۳/۸

... الباری (حصہ اول) یعنی ترجمہ و تفسیر صحیح بخاری

بخاری شریف کی کتابوں اور بابوں اور مضامین کو اس طرح رکھا گیا ہے ... مبت کم ہوگیا ہے۔ ترجمہ بامحاورہ ہے۔ مضامین میں قرآن کریم کو اصل اور احادیث کو اس کے ماتحت رکھا گیا ہے ہر قسم کے اعتراضات کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ مکرر احادیث جب پہلی مرتبہ آجاتی ہیں یا جو غیر مکرر ہوتی ... پر ترتیب وار نمبر دیئے گئے ہیں جو اصل نمبر ہیں۔ پہلی جلد ۲۲×۲۹ سائز کے قریباً ۸۰۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ اصل حدیث کے چودہ پارے آچکے ہیں + اصل قیمت مجلد ۱۸/ ۔ رعایتی ۱۴/ } محصولڈاک علاوہ

" بجلد ۱۲/ ۔ " ۱۲/

مکمل فہرست کتب طلب کرنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر دار الکتب اسلامیہ۔ احمدیہ بلڈنگس۔ لاہور

ہر وبا کے موقعہ پر

جہاں احتیاطیں ضروری ہیں۔ وہاں ایسی ادویات کی بھی ضرورت ہے جو کہ مرض کو روک سکیں!

ہیضہ کیواسطے

بھی پوری احتیاط کے ساتھ اس کی روک تھام کرنے والی دوائی کا رکھنا بھی ضروری ہے!
ہر سمجھدار مرد و عورت کو ہیضہ کی احتیاطوں کا علم ہوگا۔ مگر یہ تو بچے بھی جانتے ہیں۔ کہ

"امرت دھارا"

ہیضہ کیلئے بہترین موثر حفظ ماتقدم اور بہترین دوا ہے۔ تمام خانگی تکالیف اور معدہ کی عام امراض کا بھی

بہترین کامیاب علاج ہے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ/) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ (۱/۴) نمونہ کی شیشی آٹھ آنے (۸/)

مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت منگوائیں۔ کارخانہ کی چار سو دوا ئیات کی فہرست و فہرست طبی کتب و رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت بھیجے جاتے ہیں

احتیاط۔ نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ کھا کر دکھ و تشویش کو بڑھاؤ گے صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو

خط و کتابت و تار کا پتہ:- **امرت دھارا ۱۲۵ لاہور**

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور ساتھ

عیسائیت اور آریہ مذہب کے رد میں

کتاب	قیمت
محمد ایلڈ کرائسٹ بزبان انگریزی ۔ ۔ ۔	۱/۲
حقیقۃ المسیح۔ ایک عیسائی کے سوالات کا جواب	۳/
جنگ مقدس۔ اسلام اور عیسائیت کی سچائی پر	
پادری عبد اللہ آتھم سے مباحثہ	۱۲/
حجۃ الاسلام۔ عیسائیوں پر صداقت اسلام کی حجت	۴/
سچائی کا اظہار۔ عیسائیوں کے بعض اعتراضات کا جواب	۴/
عصمت انبیاء۔ قرآن کریم سے جملہ انبیاء کی بیگناہی ثابت کی گئی ہے	۹/

محصولڈاک علاوہ

کتاب	قیمت
سرمہ چشم آریہ مکمل رد اعتراضات آریہ	۱/۴
شحنہ حق۔ آریوں کے بعض اعتراضات کا مفصل جواب	۸/
ترجمہ اردو یجروید۔ پہلے مینڈتوں کا مستند ترجمہ	۱/۴
مسئلہ بہشت۔ اسلام اور آریہ کے نکتہ نگاہ سے روشنی ڈالی گئی ہے	۲/

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
ویدوں کا بہشت	۸/	الروح ۔ ۔ ۔	۳/
تناسخ ۔ ۔	۳/	ویدک سائنس ۔ ۔	۲/
اسمائے الہیہ ۔ ۔	۷/	آریہ دھرم ۔ ۔	۱۲/
ست بچن ۔ ۔	۸/	نجات ۔ ۔ ۔	۱/

مکمل فہرست کتب طلب کرنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر دار الکتب اسلامیہ احمدیہ بلڈنگس۔ لاہور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمود ولد محمد ذات گھوگھیانہ بال سکنہ گھوگھیانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۹ ۸/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲ ۶/۳۶
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد، رحمان پسران صالح ذات بکھوار سکنہ کور تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۵ ۸/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروضین اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱ ۶/۳۶
دستخط:- خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سجاول ولد احمد ذات بھوجوآنہ سکنہ چک ۱۹۸ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۴ ۸/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱ ۶/۳۶
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رحم شاہ ولد کرم شاہ ذات نیکوکارہ سکنہ برسیخ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۶ ۸/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲ ۶/۳۶
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رمضان، غلام محمد، غلام حسن، گاماں ولد محمد یار ذات بلوچ سکنہ جمالی کلاں تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۲ ۹/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱ ۶/۳۶
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی دیویدتہ ولد امیر چند ذات کھتری سکنہ نذاگر تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۹ ۸/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱ ۶/۳۶
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی علادل ولد شہامند ذات کھوکھر سکنہ سلیمان تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۵ ۸/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱ ۶/۳۶
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی قائمی و جو ایا ولد کالو ذات مصلی سکنہ بھلوال تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۶ ۸/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲ ۶/۳۶
دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جبوتی ۲۲ جون - ابسن نوش رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اطالوی تسلط ابھی تک بڑے بڑے شہروں تک ہی محدود ہے۔ اور شہروں کے درمیان وسیع رقبہ جات نہ صرف ابھی غیر مفتوح ہیں۔ بلکہ اطالوی حکومت کے خلاف حبشی بدستور آزاد ہیں۔ اطالویوں نے مغرب اور جنوب میں داخل ہونے کی کوشش نہیں کی۔ بعض اضلاع میں منظم حبشی حکومت اطالویوں کے مقابلہ کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ عدیس آبابا کی بیشتر آبادی ان سرداروں سے جاملی ہے۔ اس کے علاوہ ابھی تک ملک پر مالی ابتری مستولی ہے۔

شملہ ۲۲ جون - ملک معظم ایڈورڈ ہشتم کی سالگرہ کے موقع پر خطابات کی فہرست شائع ہو گئی ہے۔ پنجاب میں دو مسلمان میجر نواب احمد نواز خاں ایم ایل اے اور خان بہادر محمد جمال خاں ایم ایل سی ڈیرہ غازی خان سر بنائے گئے ہیں۔ بلدیہ لاہور کے صدر ملک محمد دین بیرسٹر ایم ایل سی کو خان بہادر اور چوہدری محمد حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ کو خان صاحب کا خطاب دیا گیا ہے۔

بیت المقدس ۲۲ جون - عرب ہائی کمیٹی کی طرف سے ملک میں زبردست اپیل کی جا رہی ہے۔ کہ ہڑتال ترک نہ کی جائے۔

بیت المقدس ۲۲ جون - فلسطین میں ہنگامی قوانین کو زیادہ سخت کر دیا گیا ہے طولکرم کے نزدیک آج فوجی ہوائی جہازوں اور پولیس کاروں کی ایک بھاری جمعیت سے تصادم ہوا۔ جس کے نتیجہ میں ایک فوجی مارا گیا اور تین مجروح ہوئے۔ عرب مجروحین کی تعداد کا اندازہ نہیں ہو سکا۔

یافا ۲۲ جون - عربوں نے نماز کے لئے کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کرنے کا عزم کیا۔ اور اس مقصد کے لئے جمع ہو کر مسجد کی جانب بڑھے۔ مگر پولیس نے مسجد کا محاصرہ کر لیا۔ اس پر ہجوم مشتعل ہو گیا۔ اور اس نے پولیس پر فائر کرنے شروع کر دئے۔ سخت ہنگامہ کے بعد تین سپاہی اور پانچ عرب ہلاک ہوئے۔ اور متعدد اشخاص مجروح ہوئے

بیت المقدس ۲۲ جون - عربوں کے ایک مشتعل ہجوم نے جو تین چار ہزار افراد پر مشتمل تھا۔ جیل پر حملہ کر دیا۔ اور دروازہ توڑنے کی کوشش کی۔ مگر فوج نے ہجوم کو منتشر کر دیا۔ فریقین میں زبردست تصادم ہوا۔ جس میں ایک فوجی ہلاک ہوا۔

انگورہ ۲۲ جون - حکومت ترکیہ نے فرانسیسی طیارہ ساز کارخانوں کو بارہ کروڑ فرینک کے جنگی طیارے بنانے کی فرمائش کی ہے۔ حکومت ترکیہ ان طیاروں کی قیمت پانچ سال میں بالاقساط ادا کرے گی۔

ٹین سٹین ۲۲ جون - جاپانی جہاز پر چینی کسٹمز کروزر کی گولہ باری سے عرصہ ہیں آگر جاپانیوں نے چینی کسٹم آفس ٹانگکو پر حملہ کر دیا۔ اور کئی گھنٹوں تک قابض رہے۔ جاپانی حکام گولہ باری کے معاملہ کی تحقیقات کر رہے ہیں اور خدشہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ چینیوں اور جاپانیوں کی باہمی عداوت کو بڑھانے کا موجب ہوگا

لنڈن ۲۲ جون - ریوٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہندوستانی کرکٹ ٹیم میں جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ٹیم کے ارکان نے ٹیم کے کپتان مہاراجکمار آف وجیانگرم اور منیجر میجر برٹن جونس سے حسب ذیل مطالبات کئے ہیں۔ (۱) سی کے نیڈو اور وزیر علی کو نائب کپتان بنایا جائے (۲) انتخاب اور حکمت عملی کے امور کے متعلق کپتان ٹیم سے مشورہ لے (۳) کپتان کو کسی کھلاڑی کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کرنا چاہئے۔ نمائندہ ریوٹر سے ملاقات کے دوران میں مہاراجکمار نے ان مطالبات پر بحث کرنے سے انکار کر دیا۔

امرتسر ۲۳ جون - بیرا کا بیول کے مشہور مقدمہ کے وعدہ معاف گواہ انوپ سنگھ اور اس کے تیرہ سالہ لڑکے کے قتل کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ پولیس سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے۔ لیکن ابھی تک قاتلوں کا سراغ نہیں ملا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے پر مسٹر بالڈون وزیر اعظم وزراء کی تنخواہوں میں اضافہ کا بل پیش کریں گے۔ اس بل کی رو سے وزیر اعظم کو ۵ ہزار پونڈ سالانہ کی بجائے ۸ ہزار پونڈ سالانہ ملیں گے۔ جن وزراء کی تنخواہیں ۲ ہزار پونڈ سالانہ ہیں۔ انہیں پانچ ہزار پونڈ سالانہ ملیں گے۔

لنڈن ۲۲ جون - مانچسٹر گارڈین کا نامہ نگار کیپ ٹاؤن سے لکھتا ہے کہ جنوبی افریقہ تعزیرات کا حامی نہیں۔ بلکہ وہاں کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ تعزیرات کو واپس لینے کے متعلق مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ کی تقریر ذلت آمیز ہے۔

شملہ ۲۲ جون - ریلوے کی آمدنی کے متعلق تازہ ترین اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام سرکاری ریلوں کی آمدنی ۲ جون سے ۱۰ جون تک گذشتہ سال انہی ایام کی نسبت پانچ لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔

سیالکوٹ ۲۲ جون - ڈسکہ میں مسلح احراریوں نے احمدیوں پر جو قاتلانہ حملہ کیا تھا اس سلسلہ میں پولیس نے فریقین کے بعض لوگوں پر زیر دفعہ ۱۴۷ اور ۳۲۴ تعزیرات ہند ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے۔

لاہور ۲۲ جون - روزنامہ "پیپل" نے ایک علیحدہ سیاسی پارٹی کے قیام کے متعلق سر سکندر حیات خان کی راجہ نریندر ناتھ سے ملاقات کے متعلق جو خبر شائع کی ہے اس ضمن میں خان بہادر نواب احمد یار خان دولتانہ نے اتحاد پارٹی کی طرف سے لکھا ہے کہ اس خبر میں جو قیاس آرائیاں کی گئی ہیں وہ قطعاً بے بنیاد ہیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ سر سکندر حیات خان کے دوست پنجاب میں ان کی واپسی کے خواہاں ہیں۔ لیکن اس ضمن میں یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ کہ اگر وہ یہاں آئیں۔ تو وہ کوئی نئی پارٹی قائم کریں گے۔ اور اتحاد پارٹی کے علاوہ کسی اور پارٹی میں شامل ہونگے۔ بلکہ ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں۔ کہ وہ میاں سر فضل حسین سے اشتراک عمل کریں گے۔

لاہور ۲۲ جون - ڈی اے وی کالج ہال لاہور میں راجہ نریندر ناتھ کی زیر صدارت بجائی پرمانند نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوؤں کی مصائب کا علاج ہندو سنگھٹن میں پنہاں ہے۔ گاندھی جی کی ہندو مسلم اتحاد کی تھیوری اور پنڈت جواہر لال کا سوشلزم اس کا علاج نہیں

ڈیرہ نواب دریا ستبہاولپور کل سے مقدمہ سازش بہاولپور کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔

لاہور ۲۲ جون آج لالہ ہرکشن لال کو آنریبل سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس محمد دین کے سامنے پیپلز بنک کے مقدمہ میں برائے پبلک بیان پیش کیا گیا لالہ صاحب کے وکیل نے ان کی طرف سے کہا۔ کہ ان کا بیان اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام کاغذات کا بغور مطالعہ نہیں کر لیتے۔ اور مزید کاغذات کا مطالعہ کرنے کے بعد وہ بتلا سکتے ہیں۔ کہ ان کا بیان پبلک طور پر ہو یا نہ۔ اس پر آنریبل چیف جسٹس نے وکیل سے کہا۔ کہ اگر لالہ ہرکشن لال اب عدالت سے معافی مانگ لیں۔ تو انہیں ابھی رہا کر دیا جائے گا۔ لالہ ہرکشن لال نے اٹھ کر عدالت سے کہا۔ کہ میں نے ابھی صبح سے کچھ نہیں کھایا۔ اس لئے اس معافی کے متعلق ابھی سوچ نہیں سکتا۔

برنے (فرانس) ۲۲ جون - شہزادی کے

لنڈن ۲۲ جون آج شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی عمر آپ کی سالگرہ کے موقع پر ۴۲ سال کی ہو جائے گی۔ ۲۷ جولائی کو آپ کینیڈین وار میموریل کو آشکار کرنے کے لئے فرانس تشریف لے جائیں گے۔

نیویارک ۲۲ جون - صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روز ولٹ نے حبشہ کو حربی سامان بھیجنے پر جو پابندی عائد کی تھی۔ اسے اٹھا لیا ہے لیکن حکومت کے افسر اس بات کی وضاحت کر رہے ہیں۔ کہ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ امریکہ نے حبشہ کے اٹلی کے ساتھ الحاق کو تسلیم کر لیا ہے۔

برسلز ۲۲ جون - بلجیم کی وزارت داخلہ کا بیان ہے۔ کہ بلجیم میں ہڑتال کی صورت حالات پرسکون ہے۔ صرف بعض مقامات پر معمولی حادثات رونما ہوئے ہیں۔ جہاز کے ملازموں نے اجرتوں میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے سمجھوتہ کر لیا ہے اور آج انہوں نے کام شروع کر دیا ہے۔

بعدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

مقدمہ دیوانی ابتدائی ۳۱ سنہ ۱۹۳۶ء

بمعاملہ انڈین کمپنیز ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۱۳ء اور دی کنول مووی ٹون لمیٹڈ برکت علی خان روڈ لاہور

عرضی زیر دفعہ ۱۶۶ انڈین کمپنیز ایکٹ منجانب (۱) شیخ مبارک علی موچی دروازہ لاہور اور (۲) محمد اکبر خان معروف دہلی ڈیوس روڈ لاہور بمراد اسکے کہ مذکورہ بالا کمپنی کے کاروبار کو بند کر دیا جائے۔ جملہ اشخاص متعلقہ کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ مذکورہ بالا کمپنی کے کاروبار کو بند کرنے کے لئے شیخ مبارک علی اور مسٹر محمد اکبر خان صاحبان لاہور ڈائرکٹران کمپنی مذکورہ نے ایک عرضی ۲ رجون ۱۹۳۶ء کو عدالت ہذا میں پیش کی ہے اور ہدایت صادر ہوئی ہے کہ مذکورہ درخواست کی سماعت ۱۰ رجولائی ۱۹۳۶ء کو ہوگی۔ کمپنی مذکور کا کوئی حصہ دار اگر زیر ایکٹ مذکورہ بالا اس کمپنی کے کاروبار کو بند کرنے کے حکم کے اصدار کی مخالفت کرنے کا خواہشمند ہو۔ تو وہ اصالتاً یا وکالتاً یا اپنے مختار کار کے ذریعہ بوقت سماعت حاضر ہو۔ مذکورہ کمپنی کے جس قرضخواہ یا حصہ دار کو درخواست مذکورہ بالا کی نقل مطلوب ہو۔ وہ عدالت مذکورہ میں درخواست دے۔ اور اسکی اجرت داخل کرے۔ تو اسکو نقل مہیا کر دیجائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور آج بتاریخ ۱۸ جون ۱۹۳۶ء کو جاری کی گئی

(دستخط) جی۔ بی۔ سی ڈیونیٹ صاحب بہادر اسسٹنٹ رجسٹرار
(مہر عدالت)

بعدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

مقدمہ دیوانی ابتدائی ۲۷ سنہ ۱۹۳۶ء

بمعاملہ انڈین کمپنیز ایکٹ نمبر ۷ ۱۹۱۳ء اور دی پنجاب فلم کمپنی لمیٹڈ لاہور

درخواست زیر دفعات ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۶ انڈین کمپنیز ایکٹ منجانب مسٹر ایم۔ ایم۔ این آئینگر پسر ایم۔ اے۔ پی۔ آئینگر بلرام سٹریٹ کرشنا نگر لاہور۔ اور مسٹر زبحتا مل گلزاری لعل نسبت روڈ لاہور بمراد اس کے کہ مذکورہ بالا کمپنی کے کاروبار کو بند کر دیا جائے۔

مذکورہ بالا معاملہ میں مسٹر ایم۔ اے۔ ایم۔ آئینگر اور مسٹر زبحتا مل گلزاری لعل کی درخواست پر آنریبل مسٹر جسٹس منرو۔ کے فیصلہ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۳۶ء میں یہ حکم ہوا تھا۔ کہ دی پنجاب فلم کمپنی لمیٹڈ کے کاروبار کو بند کر دیا جائے۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت عالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور آج بتاریخ ۱۷ رجون ۱۹۳۶ء کو جاری کیا گیا۔

(دستخط) جی۔ بی۔ سی ڈیونیٹ صاحب بہادر اسسٹنٹ رجسٹرار
(مہر عدالت)

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی